چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن

علٰی

کنز العرفان

دوسرا پارہ

سَیَقُوْلُ

معرفۃ القرآن علیٰ کنز العرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

نام کتاب	:	معرفۃ القرآن علی کنز العرفان (دوسرا پارہ)
مترجم	:	شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی
پہلی بار	:	جمادی الاخریٰ ۱۴۳۶ھ، اپریل 2015ء
تعداد	:	12000 (بارہ ہزار)
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

شاخ		پتہ	فون
باب المدینہ (کراچی)	:	شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی	021-34250168
مرکزالاولیاء (لاہور)	:	داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	042-37311679
سردار آباد (فیصل آباد)	:	امین پور بازار	041-2632625
کشمیر	:	چوک شہیداں، میرپور	058274-37212
حیدر آباد	:	فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن	022-2620122
ملتان	:	نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	061-4511192
اوکاڑہ	:	کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال	044-2550767
راولپنڈی	:	فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ	051-5553765
خان پور	:	دُرانی چوک، نہر کنارہ	068-5571686
نواب شاہ	:	چکرا بازار، نزد MCB بینک	024-44362145
سکھر	:	فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ	071-5619195
گوجرانوالہ	:	فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ	055-4225653
پشاور	:	فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر	

E.mail: ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net

''مَعْرِفَةُ الْقُرْاٰن عَلٰی کَنْزِ الْعِرْفَان'' سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَةُ الْقُرْاٰن دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآنِ مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فنی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1. قرآنِ مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دو مرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حتَّی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متن قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔
2. مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسمُ الْخَط کو حتَّی الامکان متنِ قرآن کے رَسمُ الْخَط کے مطابق رکھنے کے لئے ''اَلْمُصْحَف'' فونٹ استعمال کیا گیا ہے۔
3. قرآنِ مجید کا اصل رَسمُ الْخَط برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ''مِمَّا'' میں ''مِنْ'' اور ''مَا'' کو اور ''اَنْفُسَهُمْ'' میں ''اَنْفُسَ'' اور ''هُمْ'' کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔
4. بعض مقامات پر معنٰی سمجھنے میں آسانی کے پیشِ نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ''فِي الْاَرْضِ'' کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔
5. صیغہ خواہ منفی کا ہو جیسے ''لَمْ تُنْذِرْ'' اور ''لَا يَعْلَمُوْنَ'' اور ''لَنْ تَفْعَلُوْا'' یا دوسرا جیسے ''كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ'' مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ''فَتَابَ عَلَيْهِ'' بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مرادی ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔
6. ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ''كَلٰمَ اللّٰهِ'' کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔
7. حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مرادی اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ''وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ'' میں مذکور ''وَ'' حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ''اور

(حالانکہ)" البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتّی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروفِ زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بنتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے "بِمُؤْمِنِیْنَ" میں حرف "ب" اور "مُؤْمِنِیْنَ" کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک بامحاورہ ترجمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر "صِرَاطُ الْجِنَان فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن" میں چھپا ہوا "کَنْزُ الْعِرْفَان فِیْ تَرْجَمَۃِ الْقُرْاٰن" لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی بامحاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے بامحاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری بآسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنٰی متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطورِ خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے "بِهٰذَا مَثَلًا" اور اس کا ترجمہ "اس مثال کے ساتھ"

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہل خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

ابُوالصَّالِح مُحمَّد قَاسِم قَادِری

سَيَقُولُ

تحویلِ قبلہ پر بیوقوفوں کے اعتراض کی غیبی خبر اور اعتراض کا جواب

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ

سَيَقُولُ	السُّفَهَآءُ[1]	مِنَ النَّاسِ	مَا	وَلّٰىهُمْ	عَنْ
عنقریب کہیں گے	بیوقوف	لوگوں میں سے	کس نے	پھیر دیا انہیں (کعبہ کی طرف)	سے

اب بیوقوف لوگ کہیں گے، اِن مسلمانوں کو اِن کے اُس قبلے سے کس نے پھیر دیا

قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ

قِبْلَتِهِمُ	الَّتِيْ	كَانُوْا	عَلَيْهَا	قُلْ	لِّلّٰهِ	الْمَشْرِقُ
ان کے قبلے (بیت المقدس)	جو	وہ تھے	اس پر (جس پر)	تم کہو	اللہ کے لئے (ہے)	مشرق

جس پر یہ پہلے تھے؟ تم فرمادو: مشرق و مغرب سب اللہ

امتِ مصطفٰی کا بہترین امت ہونا اور قیامت میں لوگوں پر گواہ ہونا

وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۱۴۲) وَ

وَ	الْمَغْرِبُ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	اِلٰى	صِرَاطٍ	مُّسْتَقِيْمٍ (۱۴۲)	وَ
اور	مغرب	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	کی طرف	راستے	سیدھے	اور

ہی کا ہے، وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے ○ اور

كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ

كَذٰلِكَ	جَعَلْنٰكُمْ	اُمَّةً	وَّسَطًا	لِّتَكُوْنُوْا	شُهَدَآءَ	عَلَى النَّاسِ	وَ
اسی طرح	ہم نے بنایا تمہیں	امت	درمیانی، بہترین	تاکہ تم ہو	گواہ	لوگوں پر	اور

اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور

تحویلِ قبلہ کی ایک حکمت کہ مومن و کافر میں فرق ظاہر کرنا

يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ

يَكُوْنَ	الرَّسُوْلُ	عَلَيْكُمْ	شَهِيْدًا	وَ	مَا جَعَلْنَا	الْقِبْلَةَ	الَّتِيْ	كُنْتَ
ہوں گے	(یہ) رسول	تم پر	گواہ، نگہبان	اور	ہم نے نہیں بنایا	قبلہ	وہ جو	تم تھے

یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہوں اور اے حبیب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ

[1] ....اس آیت میں بیت المقدس کے بعد خانہ کعبہ کو قبلہ بنائے جانے پر اعتراض کرنے والوں کو بے وقوف کہا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص دینی مسائل کی حکمتیں نہ سمجھے بلکہ اور ان پر بے جا اعتراض کرے وہ احمق اور بے وقوف ہے اگرچہ دنیا کے کاموں میں وہ کتنا ہی چالاک ہو۔

عَلَيۡهَآ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ يَّتَّبِعُ الرَّسُوۡلَ مِمَّنۡ						
عَلَيۡهَآ	اِلَّا	لِنَعۡلَمَ (1)	مَنۡ	يَّتَّبِعُ	الرَّسُوۡلَ	مِمَّنۡ
اس پر (جس پر)	مگر	تاکہ، اس لئے کہ ہم دیکھیں	کون	پیروی کرتا ہے	رسول (کی)	سے کون
اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون						

يَّنۡقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيۡهِ ؕ وَاِنۡ كَانَتۡ لَكَبِيۡرَةً اِلَّا عَلَى								
يَّنۡقَلِبُ	عَلٰى	عَقِبَيۡهِ	وَ	اِنۡ	كَانَتۡ	لَكَبِيۡرَةً (2)	اِلَّا	عَلَى
پھر جاتا ہے	پر	اپنی ایڑیوں	اور	بیشک	وہ (قبلہ کی تبدیلی) تھی	ضرور بڑی، بھاری	مگر	پر
الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بیشک وہ لوگ جنہیں اللہ نے ہدایت دی تھی ان کے علاوہ (لوگوں) پر								

الَّذِيۡنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيۡعَ						
الَّذِيۡنَ	هَدَى	اللّٰهُ	وَ	مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُضِيۡعَ
ان لوگوں کے جنہیں	ہدایت دی	اللہ (نے)	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ ضائع کردے
یہ بہت بھاری تھی اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان						

اِيۡمَانَكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿١٤٣﴾					
اِيۡمَانَكُمۡ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِالنَّاسِ	لَرَءُوۡفٌ	رَّحِيۡمٌ ﴿١٤٣﴾
تمہارا ایمان	بیشک	اللہ	لوگوں پر	ضرور بہت مہربان	رحم فرمانے والا
ضائع کردے بیشک اللہ لوگوں پر بہت مہربان، رحم والا ہے ○					

قَدۡ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ				
قَدۡ	نَرٰى	تَقَلُّبَ	وَجۡهِكَ	فِى السَّمَآءِ
تحقیق، بیشک	ہم دیکھ رہے ہیں	بار بار پھرنا، اٹھنا	تمہارے چہرے (کا)	آسمان میں (کی طرف)
ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں				

بیت المقدس کی طرف پڑھی گئی نمازوں کا ثواب ضائع نہیں ہوا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رضا و خوشی کے لئے کعبہ کو قبلہ بنایا گیا

(1)...... علم کے معنیٰ "جاننا" ہے، لیکن جہاں آیت میں مستقبل کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے لئے یہ الفاظ ہوں وہاں اس کا معنیٰ "اللہ تعالیٰ کا لوگوں کے سامنے اس کی جانچ پرکھ فرمانا" یا "ان کے سامنے ممتاز و نمایاں اور فرق ظاہر کردینا" ہوتا ہے۔

(2)...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم معلوم ہونے کے بعد قبول کرنے سے دل میں تنگی محسوس کرنا منافقت کی علامت ہے۔

فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ

فَلَنُوَلِّیَنَّكَ	قِبْلَةً	تَرْضٰىهَا (1)	فَوَلِّ	وَجْهَكَ
توضرور ہم پھیردیں گے تمہیں	(اس) قبلہ (کی طرف)	تم پسند کرتے ہو اسے (جسے)	پس پھیردو	اپنا چہرہ

توضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیردیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے تو ابھی اپنا چہرہ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	حَیْثُ مَا	كُنْتُمْ	فَوَلُّوْا	وُجُوْهَكُمْ
مسجدِ حرام کی طرف	اور	جہاں کہیں	تم ہو (اے مسلمانو)	توپھیرلو	اپنے چہرے

مسجد حرام کی طرف پھیردو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ

شَطْرَهٗ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ

شَطْرَهٗ	وَ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	لَیَعْلَمُوْنَ (2)
اس کی طرف	اور	بیشک	وہ لوگ جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	ضرور جانتے ہیں

اسی کی طرف کرلو اور بیشک وہ لوگ جنہیں کتاب عطا کی گئی ہے وہ ضرور جانتے

اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

اَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ
کہ وہ (تبدیلیِ قبلہ)	حق (ہے)	کی طرف سے	ان کے رب	اور	نہیں	اللہ	غافل

کہ یہ تبدیلی ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے

عَمَّا یَعْمَلُوْنَ (۱۴۴) وَ لَىٕنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ

عَمَّا	یَعْمَلُوْنَ (۱۴۴)	وَ	لَىٕنْ	اَتَیْتَ	الَّذِیْنَ
(اس) سے جو	وہ عمل کرتے ہیں	اور	ضرور اگر	تم آؤ	(پاس) ان لوگوں کے جو (جنہیں)

اعمال سے بے خبر نہیں ○ اور اگر تم ان کتابیوں کے پاس

اہل کتاب کو قبلہ تبدیل ہونے کی حقانیت پہلے سے معلوم تھی

قبلہ کی تبدیلی ماننے سے متعلق اہل کتاب کے ایک خاص گروہ کا حال اور اہل کتاب کا اپنے قبلوں میں باہمی اختلاف

(1)...اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی رضا بہت پسند ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی رضا کو پورا فرماتا ہے۔

(2)...اہل کتاب جانتے تھے کہ قبلہ کی یہ تبدیلی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہے کیونکہ ان کی کتابوں میں حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا یہ وصف بھی مذکور تھا اور ان کے انبیا عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے آپ کی یہ نشانی بھی بتائی تھی کہ آپ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھریں گے۔

أُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ

مَآ	وَ	قِبْلَتَكَ	مَّا تَبِعُوْا (1)	بِكُلِّ اٰيَةٍ	الْكِتٰبَ	أُوْتُوا
نہ	اور	تمہارے قبلے (کی)	وہ پیروی نہیں کریں گے	ہر نشانی کے ساتھ	کتاب	دی گئی

ہر نشانی لے آؤ تو بھی وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے اور نہ

اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ

بِتَابِعٍ	بَعْضُهُمْ	مَا	وَ	قِبْلَتَهُمْ	بِتَابِعٍ	اَنْتَ
پیروی کرنے والے	ان کے بعض	نہیں	اور	ان کے قبلہ (کی)	پیروی کرنے والے ہو	تم

تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ کے تابع

قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ

مِّنْۢ	اَهْوَآءَهُمْ	اتَّبَعْتَ (2)	لَئِنِ	وَ	قِبْلَةَ بَعْضٍ
سے	ان کی خواہشات (کی)	تونے پیروی کی (اے سننے والے)	ضرور اگر	اور	بعض کے قبلہ (کی)

نہیں ہیں اور (اے سننے والے!) اگر تیرے پاس

بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ

لَّمِنَ	اِذًا	اِنَّكَ	الْعِلْمِ	مِنَ	جَآءَكَ	مَا	بَعْدِ
ضرور سے	اس وقت (ہوگا)	بیشک تو	علم	سے	آیا تیرے پاس	جو	بعد

علم آجانے کے بعد تو ان کی خواہشوں پر چلا تو اس وقت تو ضرور

الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٥﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا

كَمَا	يَعْرِفُوْنَهٗ	الْكِتٰبَ	اٰتَيْنٰهُمُ	اَلَّذِيْنَ	الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٥﴾
جیسے	وہ پہچانتے ہیں اسے (نبی کو)	کتاب	ہم نے دی انہیں	وہ لوگ جو (جنہیں)	ظلم کرنے والوں

زیادتی کرنے والا ہوگا ○ وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پہچاننے میں اہل کتاب کا حال اور ان کے ایک گروہ کا جان بوجھ کر حق چھپانا

وقف لازم

1 ...دلائل کے باوجود اہل کتاب کا مسلمانوں کے قبلہ کی پیروی نہ کرنے کی وجہ ان کا حسد تھا کہ بنی اسرائیل سے نبوت منتقل ہوگئی، معلوم ہوا کہ حسد بہت بری صفت ہے کہ آدمی کو حق قبول کرنے سے روک دیتی ہے۔ 2 ...یہاں خطاب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نہیں بلکہ اِس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا پھر بظاہر خطاب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہے اور مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ اہل کتاب کی خواہشات کی پیروی نہیں کرسکتے۔

يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ

يَعْرِفُوْنَ	اَبْنَآءَهُمْ	وَ	اِنَّ	فَرِيْقًا	مِّنْهُمْ	لَيَكْتُمُوْنَ	الْحَقَّ
پہچانتے ہیں	اپنے بیٹے	اور	بیشک	ایک گروہ	ان میں سے	ضرور وہ چھپاتے ہیں	حق

وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (۱۴۶) اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ

وَ	هُمْ	يَعْلَمُوْنَ (۱۴۶)	اَلْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّكَ	فَلَا تَكُوْنَنَّ (1)
اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	حق (وہی ہے جو)	کی طرف سے	تیرے رب	توتم ہرگز نہ ہونا

حق چھپاتے ہیں ○ (اے سننے والے!) حق وہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے ہو۔ پس تو ہرگز

مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ (۱۴۷) وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا

مِنَ	الْمُمْتَرِيْنَ (۱۴۷)	وَ	لِكُلٍّ	وِّجْهَةٌ	هُوَ	مُوَلِّيْهَا
سے	شک کرنے والوں	اور	ہر ایک کے لئے	ایک سمت (ہے)	وہ	اس کی طرف منہ کرنے والا

شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا ○ اور ہر ایک کے لئے توجہ کی ایک سمت ہے جس کی طرف وہ منہ کرتا ہے

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ

فَاسْتَبِقُوا	الْخَيْرٰتِ (2)	اَيْنَ مَا	تَكُوْنُوْا	يَاْتِ بِكُمُ	اللّٰهُ	جَمِيْعًا
توتم آگے نکل جاؤ	نیکیوں (میں)	جہاں کہیں	تم ہوگے	لے آئے گا تمہیں	اللّٰہ	اکٹھا

توتم نیکیوں میں آگے نکل جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللّٰہ تم سب کو اکٹھا کرلائے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۱۴۸) وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ (۱۴۸)	وَ	مِنْ حَيْثُ	خَرَجْتَ	فَوَلِّ
بیشک	اللّٰہ	ہر چیز پر	قدرت رکھنے والا (ہے)	اور	جہاں سے	تم نکلو	توپھیرلو

بیشک اللّٰہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ○ اور (اے حبیب!) تم جہاں سے آؤ

قبلہ کی تبدیلی اور احکام الٰہی میں شک کرنے کی ممانعت

ہر فریق کی دوسری جہت کی طرف ہر امت کے لئے قبلہ کا مقرر ہے نیز بھلائی کے کاموں میں مقابلہ کرنے کا حکم

حالت سفر میں نماز کے دوران خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم

وقف منزل

ع ۱۷

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(1)...... یہاں خطاب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نہیں بلکہ اس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا یہاں بھی بظاہر خطاب نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہے لیکن مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ حکم الٰہی میں شک نہیں کرسکتے۔ (2)...... یہاں آیت میں یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ مال و دولت، عہدہ و منصب، شہرت و مقبولیت اور دنیاداری ایسی چیز نہیں کہ اس میں ایک دوسرے سے مقابلہ کیا جائے کیونکہ یہ سب فانی ہیں، جبکہ باقی رہنے والی اور مقابلے کے قابل چیزیں تو نیکی، عبادت اور بھلائی کے کام ہیں۔

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۭ

وَجْهَكَ	شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَام	وَ	اِنَّهٗ	لَلْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّكَ
اپنا چہرہ	مسجدِ حرام کی طرف	اور	بیشک وہ	ضرور حق (ہے)	کی طرف سے	تیرے رب

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور بیشک یہ یقیناً تمہارے رب کی طرف سے حق ہے

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٩﴾	وَ	مِنْ حَيْثُ	خَرَجْتَ
اور	نہیں	اللہ	غافل، بے خبر	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	اور	جہاں سے	تم نکلو

اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ○ اور اے حبیب! تم جہاں سے آؤ

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا

فَوَلِّ	وَجْهَكَ	شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَام	وَ	حَيْثُ مَا	كُنْتُمْ	فَوَلُّوْا
تو پھیر لو	اپنا چہرہ	مسجدِ حرام کی طرف	اور	جہاں کہیں	تم ہو	تو پھیر لو

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو

وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۤ ۙ اِلَّا

وُجُوْهَكُمْ	شَطْرَهٗ	لِئَلَّا يَكُوْنَ	لِلنَّاسِ	عَلَيْكُمْ	حُجَّةٌ	اِلَّا
اپنے چہرے	اس کی طرف	تاکہ نہ ہو، نہ رہے	لوگوں کے لئے	تم پر	کوئی حجت، دلیل	مگر

اپنا منہ اسی کی طرف کرو تاکہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے مگر

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۤ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۤ وَ

الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	مِنْهُمْ	فَلَا تَخْشَوْهُمْ	وَ	اخْشَوْنِيْ (1)	وَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ظلم کیا	ان میں سے	تو نہ ڈرو ان سے	اور	ڈرو مجھ سے	اور

جو اُن میں سے ناانصافی کریں تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور

سفر و حضر ہر جگہ نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم

معترضین سے نہ ڈرنے اور صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم اور نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کی حکمتیں

(1)..... اللہ تعالیٰ کا خوف ہر دوسرے خوف پر غالب ہونا چاہئے اور اس کی رضا طلبی مخلوق کی خوشنودی پر غالب ہونی چاہئے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی آمد کا مقصد لوگوں کے سامنے آیاتِ الٰہی کی تلاوت، انہیں پاک کرنا اور کتاب و حکمت سکھانا وغیرہ

لِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ كَمَاۤ

لِاُتِمَّ	نِعْمَتِیْ	عَلَیْكُمْ	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾	كَمَاۤ
تاکہ میں مکمل کردوں	اپنی نعمت، احسان	تم پر	اور	تاکہ تم	تم ہدایت پاؤ	جس طرح

تاکہ میں اپنی نعمت تم پر مکمل کردوں اور تاکہ تم ہدایت پاؤ ○ جیساکہ

اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَ

اَرْسَلْنَا	فِیْكُمْ	رَسُوْلًا	مِّنْكُمْ	یَتْلُوْا	عَلَیْكُمْ	اٰیٰتِنَا	وَ
ہم نے بھیجا	تم میں	ایک رسول	تم میں سے	وہ تلاوت کرتا ہے	تم پر	ہماری آیتیں	اور

ہم نے تمہارے درمیان تم میں سے ایک رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور

یُزَكِّیْكُمْ وَ یُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ

یُزَكِّیْكُمْ	وَ	یُعَلِّمُكُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ
پاک کرتا ہے تمہیں	اور	سکھاتا ہے تمہیں	کتاب	اور	حکمت، پختہ علم	اور

تمہیں پاک کرتا اور تمہیں کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور

اللہ تعالٰی کا ذکر کرنے اور اس کی نعمتوں پر شکر کرنے اور ناشکری سے بچنے کا حکم

یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَ

یُعَلِّمُكُمْ	مَّا	لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ [1]	فَاذْكُرُوْنِیْۤ	اَذْكُرْكُمْ	وَ
سکھاتا ہے تمہیں	وہ جو	تم نہیں جانتے تھے	تو تم یاد کرو مجھے	میں یاد کروں گا تمہیں	اور

تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جو تمہیں معلوم نہیں تھا ○ تو تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا اور

صبر اور نماز سے مدد چاہنے کا حکم اور صبر والوں کی فضیلت

اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا

اشْكُرُوْا	لِیْ	وَ	لَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ [2]	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اسْتَعِیْنُوْا
شکرادا کرو	میرا	اور	ناشکری نہ کرو میری	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	مدد طلب کرو

میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو ○ اے ایمان والو!

معانقۃ ۳

1..... حقیقت یہ ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم صرف ظاہری مضامینِ قرآن اور اللہ تعالٰی کے احکام ہی نہیں بلکہ رشد وہدایت، صلاح وفلاح اور علم وحکمت کی بے شمار باتیں سکھاتے ہیں کیونکہ آپ اولین وآخرین کے علوم کے جامع ہیں۔

2..... جب کفر کا لفظ شکر کے مقابلے میں آئے تو اس کا معنی ناشکری اور جب اسلام یا ایمان کے مقابل ہو تو اس کا معنی بے ایمانی ہوتا ہے۔ یہاں آیت میں کفر سے مراد ناشکری ہے۔

بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ وَ لَا تَقُوْلُوْا

بِالصَّبْرِ	وَ	الصَّلٰوۃِ (1)	اِنَّ	اللّٰہَ	مَعَ	الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾	وَ	لَا تَقُوْلُوْا
صبر سے	اور	نماز (سے)	بیشک	اللہ	ساتھ (ہے)	صبر کرنے والوں (کے)	اور	تم نہ کہو

صبر اور نماز سے مدد مانگو، بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے ○ اور جو

لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ

لِمَنْ	یُّقْتَلُ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰہِ	اَمْوَاتٌ	بَلْ	اَحْیَآءٌ (2)	وَّ	لٰكِنْ
(اس) کے لئے جو	قتل کیا جاتا ہے	میں	اللہ کی راہ	مردے	بلکہ	(وہ) زندہ ہیں	اور	لیکن

اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن

لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ

لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾	وَ	لَنَبْلُوَنَّكُمْ	بِشَیْءٍ	مِّنَ	الْخَوْفِ	وَ
تمہیں شعور نہیں	اور	ضرور ہم آزمائیں گے تمہیں	کسی چیز کے ساتھ، کچھ	سے	خوف	اور

تمہیں اس کا شعور نہیں ○ اور ہم ضرور تمہیں کچھ ڈر اور

الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ

الْجُوْعِ	وَ	نَقْصٍ	مِّنَ	الْاَمْوَالِ	وَ	الْاَنْفُسِ	وَ	الثَّمَرٰتِ	وَ
بھوک	اور	کمی، نقصان	سے	مالوں	اور	جانوں	اور	پھلوں (کی)	اور

بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور

بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ لا الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا

بَشِّرِ	الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾	الَّذِیْنَ	اِذَآ	اَصَابَتْهُمْ	مُّصِیْبَةٌ	قَالُوْٓا
خوشخبری دو	صبر کرنے والوں (کو)	وہ لوگ جو	جب	پہنچتی ہے انہیں	کوئی مصیبت	کہتے ہیں

صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو ○ وہ لوگ کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں:

شہید کی عظمت کا بیان اور ان کا زندہ ہونا

مصیبتوں کے ذریعے آزمائش اور صبر کرنے والوں کے لئے بشارت

مصیبت پر صبر کرنے والے لوگوں کی صفات اور ان کا صلہ

(1)...... غیر خدا سے مدد طلب کرنا شرک نہیں ہے۔ اس موضوع کی مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 247 پر ملاحظہ فرمائیں۔

(2)...... شہید قطعی طور پر زندہ ہیں لیکن ان کی حیات کیسی ہے اس کا ہمیں شعور نہیں، اسی لئے دنیوی معاملات کے اعتبار سے ان پر عام میت کی طرح شرعی احکام جاری ہوتے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿١٥٦﴾ اُولٰٓىِٕكَ عَلَيْهِمْ

اِنَّا	لِلّٰهِ	وَ	اِنَّاۤ	اِلَيْهِ	رٰجِعُوْنَ ﴿١٥٦﴾	اُولٰٓىِٕكَ	عَلَيْهِمْ
بیشک ہم	اللہ کے لئے	اور	بیشک ہم	اس کی طرف	لوٹنے والے (ہیں)	یہ لوگ	ان پر

ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ○ یہ وہ لوگ ہیں جن پر

صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿١٥٧﴾

صَلَوٰتٌ	مِّنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	رَحْمَةٌ	وَ	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْمُهْتَدُوْنَ ﴿١٥٧﴾
درود	کی طرف سے	ان کے رب	اور	رحمت	اور	یہ لوگ	وہ	ہدایت پائے ہوئے

ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں ○

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ

اِنَّ	الصَّفَا	وَ	الْمَرْوَةَ	مِنْ	شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ (1)	فَمَنْ	حَجَّ	الْبَيْتَ
بیشک	صفا	اور	مروہ	سے	اللہ کی نشانیوں	تو جو	حج کرے	گھر (بیتُ اللہ کا)

بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج

اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ

اَوِ	اعْتَمَرَ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِ	اَنْ	يَّطَّوَّفَ	بِهِمَا
یا	عمرہ کرے	تو نہیں	گناہ	اس پر	کہ	چکر لگائے	ان دونوں کا

یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے چکر لگائے

وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ

وَ	مَنْ	تَطَوَّعَ	خَيْرًا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	شَاكِرٌ
اور	جو	اپنی طرف سے کرے	کوئی نیک کام	تو بیشک	اللہ	شکر قبول فرمانے والا، نیکی کا بدلہ دینے والا

اور جو کوئی اپنی طرف سے بھلائی کرے تو بیشک اللہ نیکی کا بدلہ دینے والا،

صفا اور مروہ پہاڑوں کی عظمت اور ان سے متعلق مسلمانوں کے ایک شبہ کا اطمینان بخش جواب

(1)...... صفا اور مروہ پہاڑ کو یہ عظمت حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نسبت کی برکت سے حاصل ہوئی، اس سے معلوم ہوا کہ صالحین سے نسبت رکھنے والی چیز عظمت والی ہو جاتی ہے۔

حق چھپانے والوں کے لئے لعنت کی وعید اور توبہ کرنے والوں کے لئے معافی کا وعدہ

عَلِیْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ

عَلِیْمٌ ﴿۱۵۸﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَكْتُمُوْنَ (1)	مَاۤ	اَنْزَلْنَا	مِنَ	الْبَیِّنٰتِ
علم والا	بیشک	وہ لوگ جو	چھپاتے ہیں	وہ جو	ہم نے نازل کیا، اتارا	سے	روشن نشانیوں

خبردار ہے ○ بیشک وہ لوگ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں

وَ الْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِۙ

وَ	الْهُدٰى	مِنْۢ	بَعْدِ	مَا	بَیَّنّٰهُ	لِلنَّاسِ	فِی الْكِتٰبِ
اور	ہدایت، رہنمائی	سے	بعد	جو	ہم نے بیان کر دیا اسے	لوگوں کے لئے	کتاب میں

اور ہدایت کو چھپاتے ہیں حالانکہ ہم نے اسے لوگوں کے لئے کتاب میں واضح فرما دیا ہے

اُولٰٓىٕكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَۙ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا

اُولٰٓىٕكَ	یَلْعَنُهُمُ	اللّٰهُ	وَ	یَلْعَنُهُمُ	اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾	اِلَّا
یہ لوگ	لعنت فرماتا ہے ان پر	اللہ	اور	لعنت کرتے ہیں ان پر	لعنت کرنے والے	مگر

تو ان پر اللہ لعنت فرماتا ہے اور لعنت کرنے والے ان پر لعنت کرتے ہیں ○ مگر

الَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَیَّنُوْا فَاُولٰٓىٕكَ

الَّذِیْنَ	تَابُوْا	وَ	اَصْلَحُوْا	وَ	بَیَّنُوْا	فَاُولٰٓىٕكَ
وہ لوگ جو	توبہ کریں	اور	اپنی اصلاح کرلیں	اور	بیان کر دیں، ظاہر کر دیں	تو یہ لوگ

وہ لوگ جو توبہ کریں اور اصلاح کرلیں اور (چھپی ہوئی باتوں کو) ظاہر کر دیں تو

کفر کی حالت میں مرنے والوں کے لئے وعید

اَتُوْبُ عَلَیْهِمْۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ

اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ	وَ	اَنَا	التَّوَّابُ	الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۰﴾	اِنَّ
میں توبہ قبول کروں گا ان کی	اور	میں	بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان	بیشک

میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہوں ○ بیشک

(1)...... دینی مسائل کو چھپانا گناہ ہے اس طرح کہ ضرورت کے وقت بتائے نہ جائیں یا اس طرح کہ غلط بتائے جائیں بلکہ غلط بتانے پر تو بہت سخت وعیدیں ہیں۔ فی زمانہ غلط مسائل بیان کرنے والوں اور قرآن و حدیث کی غلط تشریحات و توضیحات کرنے والوں کی کمی نہیں اور یہ سب مذکورہ آیت کی وعید میں داخل ہیں۔

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓىٕكَ

اُولٰٓىٕكَ	كُفَّارٌ (1)	هُمْ	وَ	مَاتُوْا	وَ	كَفَرُوْا	اَلَّذِیْنَ
یہ لوگ	کافر (تھے)	وہ	اور (حالانکہ)	مرگئے	اور	کفر کیا	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے

عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِیْنَ

خٰلِدِیْنَ	النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ (2)	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةِ	وَ	لَعْنَةُ اللّٰهِ	عَلَیْهِمْ
ہمیشہ رہنے والے	تمام لوگوں (کی)	اور	فرشتوں	اور	اللہ کی لعنت	ان پر

ان پر اللہ اور فرشتوں اور انسانوں کی، سب کی لعنت ہے ○ وہ ہمیشہ

فِیْهَا لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ

هُمْ	لَا	وَ	الْعَذَابُ	عَنْهُمُ	لَا یُخَفَّفُ	فِیْهَا
انہیں	نہ	اور	عذاب	ان سے	نہیں ہلکا کیا جائے گا	اس (لعنت یا جہنم) میں

اس میں رہیں گے، ان پر سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ انہیں

یُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

هُوَ	اِلَّا	اِلٰهَ	لَاۤ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	اِلٰهُكُمْ	وَ	یُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾
وہ (وہی)	مگر	کوئی معبود	نہیں	ایک معبود (ہے)	تمہارا معبود	اور	مہلت دی جائے گی

مہلت دی جائے گی ○ اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

اللہ تعالیٰ ہی اکیلا معبود ہے

الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ

وَ	الْاَرْضِ	وَ	خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	فِیْ	اِنَّ	الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾	الرَّحْمٰنُ
اور	زمین (کو)	اور	آسمانوں کو پیدا کرنے	میں	بیشک	مہربان	بہت رحمت والا

بڑی رحمت والا، مہربان ہے ○ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحمت کی نشانیاں اور ان نشانیوں میں غور و فکر

ع ۱۹ / ۴

(1)۔۔۔ کفار کافر کی جمع ہے۔

(2)۔۔۔ مرتے وقت ایمان کی دولت سے محروم رہ جانا سب سے بڑی بدبختی ہے اور اس وقت ایمان کا سلامت رہ جانا بہت بڑی سعادت ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اگرچہ کتنا ہی نیک و پارسا، عبادت گزار اور پرہیزگار کیوں نہ ہو اپنے برے خاتمے سے ڈرتا رہے۔

اِخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ

اِخْتِلَافِ الَّیْلِ [1]	وَ	النَّهَارِ	وَ	الْفُلْكِ	الَّتِیْ	تَجْرِیْ
رات کی تبدیلی، بدلنے	اور	دن (کی تبدیلی میں)	اور	کشتی (میں)	جو	چلتی ہے

رات اور دن کی تبدیلی میں اور کشتی میں جو

فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ

فِی الْبَحْرِ	بِمَا	یَنْفَعُ	النَّاسَ	وَ	مَآ
دریا، سمندر میں	(اس سامان کے) ساتھ جو	فائدہ دیتا ہے	لوگوں (کو)	اور	(اس میں) جو

دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور اس پانی میں جو

اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا

اَنْزَلَ	اللّٰهُ	مِنَ	السَّمَآءِ	مِنْ	مَّآءٍ	فَاَحْیَا
نازل کیا، اتارا	اللّٰه (نے)	سے	آسمان	سے	پانی	پھر زندہ کی

اللّٰه نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ

بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا

بِهِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	وَ	بَثَّ	فِیْهَا
اس کے ساتھ	زمین	اس کی موت کے بعد	اور	اس نے پھیلائے	اس (زمین) میں

مردہ زمین کو زندگی بخشی اور زمین میں

مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَ

مِنْ	كُلِّ دَآبَّةٍ	وَّ	تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ	وَ
سے	ہر، تمام (قسم کے) جانور	اور	ہواؤں کو پھیرنے، ہواؤں کی گردش (میں)	اور

ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور

[1] اس آیت میں بیان کی گئی چیزوں میں ہر ایک پر جداگانہ غور و فکر کریں تو اللّٰه تعالیٰ کی قدرت کے ایسے حیرت انگیز کرشمے نظر آتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ

السَّحَابِ	الْمُسَخَّرِ	بَیْنَ	السَّمَآءِ	وَ	الْاَرْضِ	لَاٰیٰتٍ
(اس) بادل (میں جو)	حکم کا پابند ہے	درمیان	آسمان	اور	زمین (کے)	ضرور نشانیاں (ہیں)

وہ بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کے پابند ہیں ان سب میں یقیناً

لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ

لِّقَوْمٍ	یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ (1)	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	یَّتَّخِذُ
(اس) قوم کے لئے (جو)	عقل رکھتے ہیں	اور	سے	لوگوں	جو	بنالیتا ہے، اختیار کرلیتا ہے

عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں ۝ اور کچھ لوگ

مشرکین کی باطل معبودوں کی محبت کا حال

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَ

مِنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	اَنْدَادًا	یُّحِبُّوْنَهُمْ	كَحُبِّ اللّٰهِ	وَ
سے	اللہ کے سوا	شریک	وہ محبت کرتے ہیں ان سے	اللہ کی محبت جیسی، جیسے اللہ کی محبت	اور

اللہ کے سوا اور معبود بنالیتے ہیں انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور

مومنوں کی اللہ تعالیٰ سے محبت

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَ لَوْ یَرَى

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَشَدُّ	حُبًّا	لِّلّٰهِ	وَ	لَوْ	یَرَى
وہ لوگ جو	ایمان لائے	سب سے زیادہ، بڑھ کر کرنے والے	محبت	اللہ سے	اور	اگر	دیکھتے

ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اگر

مشرکوں کے لئے وعید

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ

الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْۤا	اِذْ	یَرَوْنَ	الْعَذَابَ	اَنَّ	الْقُوَّةَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ظلم کیا	جب	وہ دیکھیں گے	عذاب	کہ	طاقت

ظالم دیکھتے جب وہ عذاب کو آنکھوں سے دیکھیں گے کیونکہ تمام قوت

(1)..... سائنسی علوم بھی معرفتِ الٰہی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جتنا سائنسی علم زیادہ ہوگا اتنی ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کی پہچان زیادہ ہوگی، لہٰذا اگر کوئی دینِ اسلام کی خدمت اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی نیت سے سائنسی علوم سیکھتا ہے تو یہ بھی عظیم عبادت ہوگی نیز اللہ تعالیٰ نے جو کائنات میں غور و فکر کا حکم دیا ہے یہ اس حکم کی تعمیل بھی قرار پائے گی۔

لِلّٰهِ جَمِیْعًاۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ (١٦٥)

لِلّٰهِ	جَمِیْعًا	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِیْدُ الْعَذَابِ (١٦٥)
اللہ کے لئے (ہے)	ساری، تمام کی تمام	اور	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)

اللہ ہی کی ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ○

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ

اِذْ	تَبَرَّاَ	الَّذِیْنَ	اتُّبِعُوْا	مِنَ	الَّذِیْنَ
جب	بیزار ہوں گے	وہ لوگ جو (جن کی)	پیروی کی گئی (پیشوا)	سے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

جب پیشوا اپنے پیروی کرنے والوں سے بیزار ہوں گے

اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ

اتَّبَعُوْا	وَ	رَاَوُا	الْعَذَابَ	وَ	تَقَطَّعَتْ	بِهِمُ
پیروی کی	اور	وہ دیکھیں گے	عذاب	اور	کٹ جائیں گے	ان کے

اور عذاب دیکھیں گے اور ان کے سب رشتے ناتے کٹ

الْاَسْبَابُ (١٦٦) وَ قَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ

الْاَسْبَابُ (١٦٦) [1]	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	اتَّبَعُوْا	لَوْ [2]	اَنَّ
سب اسباب، تمام تعلقات	اور	کہیں گے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	پیروی کی	کاش	کہ

جائیں گے ○ اور پیروکار کہیں گے اگر

لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا

لَنَا	كَرَّةً	فَنَتَبَرَّاَ	مِنْهُمْ	كَمَا	تَبَرَّءُوْا
ہمارے لئے	ایک بار لوٹنا (ہوتا دنیا میں)	تو ہم بیزار ہو جاتے	ان سے	جیسے	وہ بیزار ہوئے

ہمیں ایک مرتبہ لوٹ کر جانا مل جائے تو ہم ان پیشواؤں سے ایسے ہی بیزار ہو جاتے جیسے یہ ہم سے

قیامت میں کافروں کا اپنے پیشواؤں سے بیزار ہونا

(1)...... یاد رہے کہ قیامت کے دن کفار کے رشتے تو ٹوٹ جائیں گے لیکن اولیاء و متقین اور صالحین کے ساتھ مسلمانوں کا دوستی کا رشتہ باقی رہے گا۔

(2)...... یاد رہے کہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کی اصل حسرت تو کافری کو ہو گی لیکن مسلمانوں کو بھی نیکیوں کی کمی اور گناہوں میں ملوث ہونے پر حسرت ہو گی۔

مِنَّا ؕ کَذٰلِكَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ

مِنَّا	کَذٰلِكَ	یُرِیْهِمُ	اللّٰهُ	اَعْمَالَهُمْ	حَسَرٰتٍ
ہم سے	اسی طرح	دکھائے گا انہیں	اللہ	ان کے اعمال	حسرتیں (شرمندگی کا باعث بنا کر)

بیزار ہوئے ہیں۔ اللہ اسی طرح انہیں ان کے اعمال ان پر حسرت بنا کر دکھائے گا

عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ

عَلَیْهِمْ	وَ	مَا	هُمْ	بِخٰرِجِیْنَ	مِنَ	النَّارِ ﴿۱۶۷﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ
ان پر	اور	نہیں	وہ	نکلنے والے	سے	آگ، جہنم	اے	لوگو

اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں ○ اے لوگو!

كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ٘ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا

كُلُوْا	مِمَّا	فِی الْاَرْضِ	حَلٰلًا [1]	طَیِّبًا [2]	وَّ	لَا تَتَّبِعُوْا
تم کھاؤ	(اس میں) سے جو	زمین میں (ہے)	حلال	پاکیزہ	اور	نہ پیروی کرو

جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اس میں سے کھاؤ اور

خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا

خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	مُّبِیْنٌ ﴿۱۶۸﴾	اِنَّمَا
شیطان کے قدموں (راستوں کی)	بیشک وہ	تمہارے لئے	دشمن	کھلا، ظاہر	صرف

شیطان کے راستوں پر نہ چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ وہ تمہیں صرف

یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ

یَاْمُرُكُمْ	بِالسُّوْٓءِ	وَ	الْفَحْشَآءِ	وَ	اَنْ	تَقُوْلُوْا	عَلَی اللّٰهِ
وہ حکم دے گا تمہیں	برائی، گناہ	اور	بے حیائی (کا)	اور	(اس کا) کہ	تم کہو	اللہ پر (کے بارے)

برائی اور بے حیائی کا حکم دے گا اور یہ (حکم دے گا) کہ تم اللہ کے بارے میں وہ کچھ کہو

حلال اور پاکیزہ چیزیں کھانے کا حکم اور شیطان کے طریقوں پر چلنے سے ممانعت

شیطان کا کام برائی، بے حیائی اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کا حکم دینا

ع ۲۰

[1] ...... دینِ اسلام میں حلال کھانے اور حرام سے بچنے کی بہت زیادہ تاکید ہے، حرام روزی کما کر اور کھا کر کوئی شخص ہرگز متقی نہیں ہو سکتا۔ رشوت، سود، چوری، ڈکیتی، مال دبا لینا سب اسی زمرے میں داخل ہیں۔

[2] ...... حلال وطیب سے مراد وہ چیز ہے جو بذاتِ خود بھی حلال ہے جیسے بکرے کا گوشت، سبزی، دال وغیرہ اور ہمیں حاصل بھی جائز ذریعے سے ہو یعنی چوری، رشوت، ڈکیتی وغیرہ کے ذریعے نہ ہو۔

مشرکوں کا اپنے آباؤ اجداد کی اندھی پیروی کرنا اور اس کی مذمت

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ

مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ	وَ	اِذَا	قِیْلَ	لَهُمُ	اتَّبِعُوْا	مَاۤ	اَنْزَلَ
وہ جو	تم نہیں جانتے	اور	جب	کہا جائے	ان سے	پیروی کرو	(اس کی) جو	نازل کیا، اتارا

جو خود تمہیں معلوم نہیں ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے

اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ

اللّٰهُ	قَالُوْا	بَلْ	نَتَّبِعُ	مَاۤ	اَلْفَیْنَا	عَلَیْهِ
اللہ (نے)	کہتے ہیں	(نہیں) بلکہ	ہم پیروی کریں گے	(اس کی) جو	ہم نے پایا	اس پر

نازل کیا ہے تو کہتے ہیں: بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے

اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْـًٔا وَّ

اٰبَآءَنَا	اَوَلَوْ	كَانَ	اٰبَآؤُهُمْ	لَا یَعْقِلُوْنَ	شَیْـًٔا	وَّ
ہمارے باپ دادا	کیا اگرچہ	ہوں	ان کے باپ دادا	عقل نہ رکھتے، نہ سمجھتے ہوں	کچھ	اور

اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں

حق قبول نہ کرنے میں کافروں کی حالت کی ایک مثال

لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ

لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ [1]	وَ	مَثَلُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	كَمَثَلِ
نہ ہدایت پاتے ہوں	اور	مثال	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	کفر کیا	(اس شخص کی) مثال جیسی (ہے)

نہ وہ ہدایت یافتہ ہوں؟ ○ اور کافروں کی مثال اس شخص کی طرح ہے

الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ

الَّذِیْ	یَنْعِقُ	بِمَا	لَا یَسْمَعُ	اِلَّا	دُعَآءً	وَّ	نِدَآءً	صُمٌّۢ	بُكْمٌ
جو	چلا کر پکارتا ہے	ساتھ جو (اسے جو)	نہیں سنتا	مگر	بلانا	اور	پکارنا	بہرے	گونگے

جو کسی ایسے کو پکارے جو خالی چیخ و پکار کے سوا کچھ نہیں سنتا۔ (یہ کفار) بہرے، گونگے،

[1] ...شریعت کے مقابلہ میں باپ دادا کی پیروی کرنا حرام ہے۔ یونہی گناہ کے کاموں میں باپ دادا کی پیروی ناجائز ہے کہ بحکمِ حدیث اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔ ہمارے ہاں شادی مرگ اور دیگر کئی مواقع پر شریعت پر چلنے کا کہا جائے تو لوگ آگے سے یہی باپ دادا، خاندان اور برادری کے رسم و رواج کا عذر پیش کرتے ہیں، یہ عذر نہایت غلط ہے۔

عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ (۱۷۱) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ

عُمْیٌ (1)	فَهُمْ	لَا یَعْقِلُوْنَ (۱۷۱)	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	كُلُوْا	مِنْ
اندھے (ہیں)	پس وہ	سمجھ نہیں رکھتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم کھاؤ	سے

اندھے ہیں تو یہ سمجھتے نہیں ○ اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی

طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ

طَیِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَ	اشْكُرُوْا	لِلّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	اِیَّاهُ
پاکیزہ چیزیں	جو	ہم نے دیں تمہیں	اور	شکرادا کرو	اللہ کا	اگر	تم ہو	اس کی (اسی کی)

ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی

تَعْبُدُوْنَ (۱۷۲) اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ

تَعْبُدُوْنَ (۱۷۲)	اِنَّمَا	حَرَّمَ	عَلَیْكُمُ	الْمَیْتَةَ	وَ	الدَّمَ	وَ	لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ
عبادت کرتے	صرف	اس نے حرام کیا	تم پر	مردار	اور	خون	اور	خنزیر کا گوشت

عبادت کرتے ہو ○ اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت

وَ مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ

وَ	مَاۤ	اُهِلَّ	بِهٖ	لِغَیْرِ اللّٰهِ (2)	فَمَنِ	اضْطُرَّ
اور	وہ جو	(ذبح کے وقت) پکارا جائے	اس پر	اللہ کے غیر (کا نام)	پس جو	مجبور ہو جائے

اور وہ جانور حرام کئے ہیں جس کے ذبح کے وقت غیرُ اللہ کا نام بلند کیا گیا تو جو مجبور ہو جائے

غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

غَیْرَ بَاغٍ	وَّ	لَا	عَادٍ	فَلَاۤ	اِثْمَ	عَلَیْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ
نہ خواہش رکھنے والا	اور	نہ	حد سے بڑھنے والا (ہو)	تو نہیں	گناہ	اس پر	بیشک	اللہ

حالانکہ وہ نہ خواہش رکھنے والا ہو اور نہ ضرورت سے آگے بڑھنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ

حلال رزق کھانے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا حکم

کھانے کی حرام چیزوں کا بیان اور شرعی مجبوری کے وقت انہیں کھانے کی رخصت کا بیان

1 ...کان، زبان اور آنکھ کا پورا فائدہ یہ ہے کہ ان سے حق سنا، بولا اور دیکھا جائے اور کفار چونکہ اپنے ان اعضاء سے یہ فائدہ نہیں اٹھاتے اس اعتبار سے یہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔

2 ...غیرُ اللہ کے نام پر ذبح کرنے سے مراد یہ ہے کہ ذبح کے وقت چھری پھیرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے، ایسا جانور حرام و مردار ہے۔ زندگی میں کسی کی طرف منسوب کر دینے سے اس آیت کا تعلق نہیں ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 274 پر ملاحظہ فرمائیں۔

دین فروشی کی مذمت اور اس کا انجام

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٧٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ

غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿١٧٣﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَكْتُمُوْنَ [1]	مَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	مِنَ
بخشنے والا	مہربان	بیشک	وہ لوگ جو	چھپاتے ہیں	وہ جو	نازل کیا، اتارا	اللہ (نے)	سے

بخشنے والا مہربان ہے ○ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو چھپاتے ہیں

الْكِتٰبِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ

الْكِتٰبِ	وَ	يَشْتَرُوْنَ	بِهٖ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	اُولٰٓئِكَ
کتاب	اور	وہ خریدتے ہیں، لیتے ہیں	اس کے بدلے	قیمت	تھوڑی	یہ لوگ

اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لیتے ہیں وہ

مَا يَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ

مَا يَاْكُلُوْنَ	فِیْ	بُطُوْنِهِمْ	اِلَّا	النَّارَ	وَ	لَا يُكَلِّمُهُمُ [2]	اللّٰهُ
نہیں کھاتے (نہیں بھرتے)	میں	اپنے پیٹوں	مگر	آگ	اور	کلام نہ فرمائے گا ان سے	اللہ

اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ان سے نہ کلام

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ۚۖ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٧٤﴾ اُولٰٓئِكَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وَ	لَا يُزَكِّيْهِمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ ﴿١٧٤﴾	اُولٰٓئِكَ
قیامت کے دن	اور	پاک نہ فرمائے گا انہیں	اور	ان کے لئے	عذاب	دردناک	یہ

فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَ الْعَذَابَ

الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا	الضَّلٰلَةَ	بِالْهُدٰى	وَ	الْعَذَابَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	خرید لی	گمراہی	ہدایت کے بدلے	اور	(خرید لیا) عذاب

جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش کے بدلے عذاب خرید لیا

[1] ...... یادرہے کہ چھپانا یہ بھی ہے کہ کتاب کے مضمون پر کسی کو مطلع نہ ہونے دیا جائے، نہ وہ کسی کو پڑھ کر سنایا جائے اور نہ دکھایا جائے اور یہ بھی چھپانا ہے کہ غلط تاویلیں کرکے معنیٰ بدلنے کی کوشش کی جائے اور کتاب کے اصل معنیٰ پر پردہ ڈالا جائے۔ یہودی یہ سب کام کرتے تھے اور آج بھی بہت سے لوگ یہی کرتے ہیں۔

[2] ...... یہاں کلام نہ فرمانے سے مراد یہ ہے کہ رحمت کے ساتھ کلام نہیں فرمائے گا۔

بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	بِاَنَّ	ذٰلِكَ	عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾	اَصْبَرَهُمْ	فَمَآ[1]	بِالْمَغْفِرَةِ
اللہ (نے)	(اس) وجہ سے کہ	یہ (سزا)	آگ پر	ان کا صبر	تو کتنا (ہے)	بخشش کے بدلے

تو یہ کتنا آگ کو برداشت کرنے والے ہیں ۞ یہ (سزا) اس لئے ہے کہ اللہ نے

نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا

اخْتَلَفُوْا	الَّذِيْنَ	اِنَّ	وَ	بِالْحَقِّ	الْكِتٰبَ	نَزَّلَ
اختلاف کیا	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	بیشک	اور	حق کے ساتھ	کتاب	نازل کی، اتاری

حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی اور بے شک کتاب میں اختلاف

فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا

تُوَلُّوْا	اَنْ	الْبِرَّ	لَيْسَ	بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾	شِقَاقٍ	لَفِىْ	فِى الْكِتٰبِ[2]
تم پھیر لو	(یہ) کہ	(اصل) نیکی	نہیں	دور (کی)	مخالفت، ضد	ضرور میں	کتاب میں

کرنے والے دور کی مخالفت وضد میں ہیں ۞ اصل نیکی یہ نہیں کہ تم

وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ

مَنْ	الْبِرَّ	لٰكِنَّ	وَ	الْمَغْرِبِ	وَ	قِبَلَ الْمَشْرِقِ	وُجُوْهَكُمْ
وہ ہے جو	نیکی (اصلی نیک)	لیکن	اور	مغرب (کی)	اور	مشرق کی طرف	اپنے چہرے

اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ اصلی نیک وہ ہے جو

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَ

وَ	الْكِتٰبِ	وَ	الْمَلٰٓئِكَةِ	وَ	الْاٰخِرِ	الْيَوْمِ	وَ	بِاللّٰهِ	اٰمَنَ
اور	کتاب	اور	فرشتوں	اور	آخرت	دن، روز	اور	اللہ پر	ایمان لائے

اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے

حقیقی نیکیوں کی تفصیل جیسے ایمان لانا، رشتہ داروں اور یتیموں کی مدد کرنا، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا وغیرہ

ع ۲۱ / ۵

(1) یہاں لفظ "مَا" لوگوں کے محاورے کے اعتبار سے تعجب کے معنیٰ میں ہے اور یہ استفہامیہ بھی ہو سکتا ہے۔

(2) کتاب سے مراد قرآن شریف ہے یا تورات شریف، پہلی صورت میں اختلاف سے مراد ہو گا "نہ ماننا" اور دوسری صورت میں اس سے مراد ہو گا "صحیح طور پر نہ ماننا" کیونکہ یہودی قرآن کو تو بالکل نہ مانتے تھے اور تورات کو ماننے کے دعویدار تھے، مگر صحیح طور پر نہ مانتے تھے۔

النَّبِیّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَ

النَّبِیّٖنَ	وَ	اٰتَى	الْمَالَ	عَلٰى حُبِّهٖ	ذَوِی الْقُرْبٰى	وَ
انبیاء(پر)	اور	وہ دے	مال	اس کی محبت پر (میں)	قرابت والوں، رشتہ داروں	اور

اور اللہ کی محبت میں عزیز مال رشتہ داروں اور

الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَ السَّآىٕلِیْنَ وَ فِی

الْیَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِیْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِیْلِ [1]	وَ	السَّآىٕلِیْنَ	وَ	فِی
یتیموں	اور	مسکینوں	اور	مسافر	اور	مانگنے والوں (کو)	اور	میں

یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور (غلام لونڈیوں کی)

الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ

الرِّقَابِ	وَ	اَقَامَ	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَى	الزَّكٰوةَ	وَ
گردنیں (چھڑانے، غلام آزاد کرانے)	اور	قائم کرے	نماز	اور	ادا کرے	زکوٰۃ	اور

گردنیں آزاد کرانے میں خرچ کرے اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور

الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ

الْمُوْفُوْنَ	بِعَهْدِهِمْ	اِذَا	عٰهَدُوْا	وَ	الصّٰبِرِیْنَ	فِی	الْبَاْسَآءِ
پورا کرنے والے	اپنے عہد کو	جب	وہ عہد کریں	اور	صبر کرنے والے	میں	تنگدستی، مصیبت

وہ لوگ جو عہد کر کے اپنا عہد پورا کرنے والے ہیں اور مصیبت اور

وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ

وَ	الضَّرَّآءِ	وَ	حِیْنَ الْبَاْسِ	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ	صَدَقُوْا [2]	وَ
اور	سختی، بیماری	اور	سختی کے وقت، جہاد کے وقت	یہ لوگ	وہ ہیں جو	سچے ہیں	اور

سختی میں اور جہاد کے وقت صبر کرنے والے ہیں یہی لوگ سچے ہیں اور

(1)...... ابْنَ السَّبِیْلِ لفظ کا لفظی ترجمہ ہے راستے کا بیٹا اور اس سے مراد مسافر ہوتا ہے۔

(2)...... یعنی صحیح عقائد رکھنے والے اور نمازی، زکوٰۃ و صدقات دینے والے، صبر کے عادی، وعدے کے پابند اور نیک اعمال کرنے والے ہی اپنے دعویٔ ایمان میں کامل طور پر سچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی بنائے۔

قصاص کی فرضیت اور دیت کے چند احکام

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ

كُتِبَ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	یٰۤاَیُّهَا	الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾	هُمُ	اُولٰٓئِكَ
لکھ دیا گیا، فرض کردیا گیا	ایمان لائے	وہ لوگ جو	اے	ڈرنے والے، پرہیزگار	وہ	یہ لوگ

یہی پرہیزگار ہیں ○ اے ایمان والو! تم پر

عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ

الْعَبْدُ	وَ	بِالْحُرِّ	اَلْحُرُّ	الْقَتْلٰى (1)	فِی	الْقِصَاصُ	عَلَیْكُمُ
غلام	اور	آزاد کے بدلے	آزاد	مقتولوں (کے بارے میں)	میں	قصاص، بدلہ لینا	تم پر

مقتولوں کے خون کا بدلہ لینا فرض کردیا گیا، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام

بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ

لَهٗ	عُفِیَ	فَمَنْ	بِالْاُنْثٰى	الْاُنْثٰى	وَ	بِالْعَبْدِ
اس کے لئے	معاف کردیا جائے	تو جو	عورت کے بدلے	عورت	اور	غلام کے بدلے

کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، تو جس کے لئے

مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ

اَدَآءٌ	وَ	بِالْمَعْرُوْفِ (2)	فَاتِّبَاعٌ	شَیْءٌ	اَخِیْهِ	مِنْ
ادا کرنا	اور	بھلائی کے ساتھ	پس پیروی کرنا (مطالبہ کرنا)	کچھ	اس کے بھائی	کی طرف سے

اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دیدی جائے تو اچھے طریقے سے مطالبہ ہو اور

اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

رَبِّكُمْ	مِّنْ	تَخْفِیْفٌ	ذٰلِكَ	بِاِحْسَانٍ	اِلَیْهِ
تمہارے رب	کی طرف سے	تخفیف، آسانی (ہے)	یہ	احسان (ماننے) کے ساتھ	اس کی طرف

وارث کو اچھے طریقے سے ادائیگی ہو۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی

(1) ...... قَتْلٰی قَتِیْل کی جمع ہے۔

(2) ...... مقتول کے وارث مال کے بدلے معاف کرنے پر راضی ہوں تو نہیں مطالبہ کرنے میں اور دوسری طرف قاتل کو خون بہا ادا کرنے میں اچھا طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

وصیت کرنے کا حکم اور اس سے متعلق چند احکام

قصاص کا حکم دینے کا ایک عظیم فائدہ

وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾

وَ	رَحْمَةٌ	فَمَنِ	اعْتَدٰى	بَعْدَ	ذٰلِكَ	فَلَهٗ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾
اور	رحمت	تو جو	زیادتی کرے	بعد	اس کے	تو اس کے لئے	عذاب (ہے)	دردناک

اور رحمت ہے۔ تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے ○

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

وَ	لَكُمْ	فِي	الْقِصَاصِ	حَيٰوةٌ (1)	يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ	لَعَلَّكُمْ
اور	تمہارے لئے	میں	قصاص، بدلہ لینے	زندگی (ہے)	اے عقل والو	تاکہ تم

اور اے عقل مندو! خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے تاکہ

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾	كُتِبَ (2)	عَلَيْكُمْ	اِذَا	حَضَرَ	اَحَدَكُمُ
بچ جاؤ	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	تم پر	جب	قریب آئے	تم میں سے کسی ایک (کے)

تم بچو ○ تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو

الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۚۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَ

الْمَوْتُ	اِنْ	تَرَكَ	خَيْرًا	الْوَصِيَّةُ	لِلْوَالِدَيْنِ	وَ
موت	اگر	وہ چھوڑے	بھلائی (کچھ مال)	وصیت کرنا	ماں باپ کے لئے	اور

موت آئے (تو) اگر وہ کچھ مال چھوڑے تو اپنے ماں باپ اور قریب کے

الْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ؕ ﴿۱۸۰﴾

الْاَقْرَبِيْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	حَقًّا	عَلَى	الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾
قریبی رشتہ داروں (کے لئے)	بھلائی کے ساتھ	حق (فرض ہے)	پر	ڈرنے والوں، پرہیزگاروں

رشتہ داروں کے لئے اچھے طریقے سے وصیت کر جائے۔ یہ پرہیزگاروں پر واجب ہے ○

(1)..... قصاص میں زندگی یوں ہے کہ قصاص میں قتل ہونے کے ڈر سے آدمی دوسرے کو قتل کرنے سے رکے گا نیز اگر قاتل کو یہ سزا دی جائے تو دوسرے لوگوں کو بھی بھرپور عبرت ملے گی اور یہ چیز لوگوں کی زندگیوں کے تحفظ کا ذریعہ بنے گی۔ (2)..... احکامِ میراث کے نزول سے پہلے مرنے والے پر اپنے مال کے بارے میں وصیت کرنا واجب تھا کیونکہ اس وقت صرف وصیت کے مطابق مال تقسیم ہوتا تھا اور جب میراث کے احکام آگئے تو وصیت کا حکمِ وجوب منسوخ ہو گیا، البتہ جواز اب بھی باقی ہے۔

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ

فَمَنْۢ	بَدَّلَهٗ (1)	بَعْدَ	مَا	سَمِعَهٗ	فَاِنَّمَاۤ	اِثْمُهٗ
پھر جو	بدل دے اس (وصیت) کو	بعد	(اس کے) جو	اس نے سنا اسے	تو صرف	اس کا گناہ

پھر جو وصیت کو سننے کے بعد اسے تبدیل کردے تو اس کا گناہ

عَلَى الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَهٗؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌؕ(۱۸۱)

عَلَى	الَّذِیْنَ	یُبَدِّلُوْنَهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ (۱۸۱)
پر، اوپر	ان لوگوں کے جو	تبدیل کرتے ہیں اسے	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)

ان بدلنے والوں پر ہی ہے، بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا

فَمَنْ	خَافَ (2)	مِنْ	مُّوْصٍ	جَنَفًا	اَوْ	اِثْمًا
تو جسے	خوف، اندیشہ ہو	کی طرف سے	وصیت کرنے والے	جانبداری، ناانصافی	یا	گناہ (کا)

پھر جس کو وصیت کرنے والے کی طرف سے جانبداری یا گناہ کا اندیشہ ہو

فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

فَاَصْلَحَ	بَیْنَهُمْ	فَلَاۤ	اِثْمَ	عَلَیْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ
پھر اس نے صلح کرادی	ان کے درمیان	تو نہیں	گناہ	اس پر	بیشک	اللہ	بخشنے والا

تو وہ ان کے درمیان صلح کرادے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ بیشک اللہ بخشنے والا

رَّحِیْمٌ۠(۱۸۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ

رَّحِیْمٌ (۱۸۲)	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	كُتِبَ (3)	عَلَیْكُمُ	الصِّیَامُ
مہربان	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	تم پر	روزے رکھنا

مہربان ہے ○ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے

روزوں کی فرضیت اور مریض و مسافر کے لیے رخصت کا بیان

ع ۲۲ ۲

(1)...... وصیت کرنے کے بعد زندگی میں وصیت کرنے والے کو وصیت تبدیل کرنے کا اختیار ہوتا ہے لیکن فوت ہونے کے بعد کسی دوسرے شخص کو وصیت میں تبدیلی کی شرعاً اجازت نہیں۔

(2)...... اگر کسی عالم، حاکم، وصی یا رشتے دار وغیرہ کو معلوم ہو کہ مرنے والا وصیت میں کسی پر زیادتی کر رہا ہے، یا شرعی احکام کی پابندی نہیں کر رہا اور یہ مرنے والے کو سمجھا کر وصیت درست کرادے تو یہ شخص گنہگار نہیں بلکہ اپنے نیک عمل کی وجہ سے ثواب کا مستحق ہوگا۔ (3)...... اس آیت میں روزوں کی فرضیت کا بیان ہے۔ شریعت میں روزہ یہ ہے کہ صبح صادق =

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾

كَمَا	كُتِبَ	عَلَى	الَّذِيْنَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾
جیسے	لکھا گیا، فرض کیا گیا	پر، اوپر	ان لوگوں کے جو	سے	تم سے پہلے	تاکہ تم	پرہیزگار بن جاؤ

جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

اَيَّامًا	مَّعْدُوْدٰتٍ	فَمَنْ	كَانَ	مِنْكُمْ	مَّرِيْضًا	اَوْ	عَلٰى سَفَرٍ [1]
دن	گنے ہوئے	تو جو	ہو	تم میں سے	مریض، بیمار	یا	سفر پر (ہو)

گنتی کے چند دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ

فَعِدَّةٌ	مِّنْ	اَيَّامٍ	اُخَرَ	وَ	عَلَى	الَّذِيْنَ
تو گنے ہوئے (دن روزے رکھے)	سے	دنوں	دوسرے	اور	پر	ان لوگوں کے جو

تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے اور جنہیں

يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ

يُطِيْقُوْنَهٗ	فِدْيَةٌ	طَعَامُ مِسْكِيْنٍ	فَمَنْ
طاقت نہیں رکھتے اس (روزے) کی	فدیہ دینا، بدلہ دینا (ہے)	مسکین کا کھانا	پھر جو

اس کی طاقت نہ ہو اُن پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے پھر جو

تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا

تَطَوَّعَ	خَيْرًا	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّهٗ	وَ	اَنْ	تَصُوْمُوْا
اپنی طرف سے کرے	نیکی، بھلائی	تو وہ	بہتر (ہے)	اس کے لئے	اور	یہ کہ	تم روزہ رکھو

اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر

= سے لے کر غروب آفتاب تک روزے کی نیت سے کھانے پینے اور ہم بستری سے بچا جائے۔

[1]...... مریض کو فی الحال روزہ نہ رکھنے کی رخصت اس صورت میں ہے کہ جب اسے روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی، یا ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو اور مسافر کو رخصت اس صورت میں ہے جب وہ 92 کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت کے سفر پر ہو۔

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ					
خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾	شَهْرُ رَمَضَانَ (1)	الَّذِيْٓ
بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم جانتے ہو	رمضان کا مہینہ	وہ جو
تم جانو تو روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے ○ رمضان کا مہینہ ہے جس					

اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ						
اُنْزِلَ	فِيْهِ	الْقُرْاٰنُ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	وَ	بَيِّنٰتٍ
نازل کیا گیا، اتارا گیا	اس میں	قرآن	ہدایت (ہے)	لوگوں کے لئے	اور	واضح دلائل
میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی						

مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ					
مِّنَ الْهُدٰى	وَ	الْفُرْقَانِ	فَمَنْ	شَهِدَ	مِنْكُمُ
ہدایت سے	اور	حق و باطل میں فرق کرنے والا	تو جو	پائے	تم میں سے
ہے اور فیصلے کی روشن باتوں (پر مشتمل ہے۔) تو تم میں جو کوئی					

الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ							
الشَّهْرَ	فَلْيَصُمْهُ	وَ	مَنْ	كَانَ	مَرِيْضًا	اَوْ	عَلٰى سَفَرٍ
مہینہ (رمضان کا)	تو ضرور وہ روزے رکھے اس کے	اور	جو	ہو	مریض، بیمار	یا	سفر پر
یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو							

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ						
فَعِدَّةٌ	مِّنْ	اَيَّامٍ	اُخَرَ	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	بِكُمُ
تو گنے ہوئے (دن روزے رکھے)	سے	دنوں	دوسرے	ارادہ رکھتا ہے، چاہتا ہے	اللہ	تم پر
تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔ اللہ تم پر آسانی						

اور رمضان کی فضیلت، روزوں کی فرضیت اور مریض و مسافر سے متعلق احکام

(1)...... رمضان وہ واحد مہینہ ہے کہ جس کا نام قرآن پاک میں آیا اور قرآن مجید سے نسبت کی وجہ سے ماہِ رمضان کو عظمت و شرافت ملی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس وقت کو کسی شرف و عظمت والی چیز سے نسبت ہو جائے وہ وقت قیامت تک شرف والا ہے۔ اسی لئے جس دن اور گھڑی کو حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت اور معراج سے نسبت ہے وہ عظمت و شرافت والے ہو گئے۔

الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا

لِتُكْمِلُوا	وَ	الْعُسْرَ	بِكُمُ	لَا يُرِيدُ	وَ	الْيُسْرَ
تاکہ تم پوری کرو	اور	تنگی، دشواری	تم پر	نہیں ارادہ رکھتا، نہیں چاہتا	اور	آسانی

چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور (یہ آسانیاں اس لئے ہیں) تاکہ تم (روزوں کی) تعداد

الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ

هَدٰىكُمْ	مَا	عَلٰى	اللّٰهَ	لِتُكَبِّرُوا (1)	وَ	الْعِدَّةَ
اس نے ہدایت دی تمہیں	(اس کے) جو	پر	اللہ (کی)	تاکہ تم بڑائی بیان کرو	اور	گنتی (روزوں کی)

پوری کر لو اور تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ

عِبَادِيْ	سَاَلَكَ	اِذَا	وَ	تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾	لَعَلَّكُمْ	وَ
میرے بندے	سوال کریں تم سے	جب	اور	تم شکر گزار بن جاؤ	تاکہ تم	اور

اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ○ اور اے حبیب! جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں

عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا

اِذَا	دَعْوَةَ الدَّاعِ (2)	اُجِيْبُ	قَرِيْبٌ	فَاِنِّيْ	عَنِّيْ
جب	دعا کرنے والے کی دعا	قبول کرتا ہوں	قریب، نزدیک (ہوں)	تو بیشک میں	میرے بارے

سوال کریں تو بیشک میں نزدیک ہوں، میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب

دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا

وَلْيُؤْمِنُوْا	لِيْ	فَلْيَسْتَجِيْبُوْا	دَعَانِ
اور انہیں ایمان لانا چاہئے	میرے لئے، مجھے (میرا حکم)	تو انہیں قبول کرنا چاہئے	وہ دعا کرے مجھ سے

وہ مجھ سے دعا کرے تو انہیں چاہئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں

(1) ...... گنتی پوری کرنے سے مراد رمضان کے انتیس یا تیس دن پورے کرنا ہے اور تکبیر کہنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے دین کے طریقے سکھائے تو تم اس پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اور ان چیزوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ (2) ...... دعا کا معنیٰ ہے اپنی حاجت پیش کرنا اور اجابت یعنی قبولیت کا معنیٰ یہ ہے کہ پروردگار عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کی دعا پر "لَبَّيْكَ عَبْدِيْ" فرماتا ہے البتہ جو مانگا جائے اسی کا حاصل ہو جانا دوسری چیز ہے۔

بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ (۱۸۶) اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ

بِیْ	لَعَلَّهُمْ	یَرْشُدُوْنَ (۱۸۶)	اُحِلَّ	لَكُمْ	لَیْلَةَ الصِّیَامِ
مجھ پر	تاکہ وہ	ہدایت پاجائیں	حلال کردیا گیا	تمہارے لئے	روزوں کی رات

تاکہ ہدایت پائیں ○ تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں

الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآىِٕكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ

الرَّفَثُ [1]	اِلٰی	نِسَآىِٕكُمْ	هُنَّ	لِبَاسٌ	لَّكُمْ	وَ	اَنْتُمْ
جماع کرنا	کی طرف	اپنی عورتوں	وہ	لباس (ہیں)	تمہارے لئے	اور	تم

اپنی عورتوں کے پاس جانا حلال کردیا گیا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم

لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ

لِبَاسٌ	لَّهُنَّ	عَلِمَ	اللّٰهُ	اَنَّكُمْ	كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ
لباس (ہو)	ان کے لئے	جانتا ہے	اللہ	بیشک تم	تم خیانت میں ڈالتے تھے

ان کے لئے لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے

اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ

اَنْفُسَكُمْ	فَتَابَ عَلَیْكُمْ	وَ	عَفَا	عَنْكُمْ	فَالْـٰٔنَ	بَاشِرُوْهُنَّ
اپنی جانیں	تو اس نے توبہ قبول کی تمہاری	اور	در گزر کیا	تم سے	تو اب	ہم بستری کرلو ان سے

تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمادیا تو اب ان سے ہم بستری کرلو

وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

وَ	ابْتَغُوْا	مَا	كَتَبَ	اللّٰهُ [2]	لَكُمْ	وَ	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا
اور	تلاش کرو، طلب کرو	جو	لکھ دیا	اللہ (نے)	تمہارے لئے	اور	کھاؤ	اور	پیو

اور جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہوا ہے اسے طلب کرو اور کھاؤ اور پیو

(1) ...... الرَّفَثُ کا لغوی معنی ہے، مرد و عورت کی باہمی پردے والی ایسی باتیں کرنا جو سب کے سامنے نہ کی جاسکیں اور یہاں اس سے مراد جماع کرنا ہے۔

(2) ...... اللہ تعالیٰ کے لکھے ہوئے کو طلب کرنے سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ عورتوں سے ہم بستری اولاد حاصل کرنے کی نیت سے ہونی چاہئے جس سے مسلمانوں کی افرادی قوت میں اضافہ ہو اور دین قوی ہو۔

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ

حَتّٰى	يَتَبَيَّنَ	لَكُمُ	الْخَيْطُ	الْاَبْيَضُ	مِنَ
یہاں تک کہ	ظاہر ہو جائے، ممتاز ہو جائے	تمہارے لئے	دھاگہ، ڈورا	سفیدی (صبح کا)	سے

یہاں تک کہ تمہارے لئے فجر سے سفیدی (صبح) کا ڈورا

الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ وَ

الْخَيْطِ	الْاَسْوَدِ	مِنَ	الْفَجْرِ	ثُمَّ	اَتِمُّوا	الصِّيَامَ	اِلَى	الَّيْلِ	وَ
دھاگہ، ڈورا	سیاہی (رات کے)	سے	فجر	پھر	تم پورا کرو	روزہ	تک	رات	اور

سیاہی (رات) کے ڈورے سے ممتاز ہو جائے پھر رات آنے تک روزوں کو پورا کرو اور

لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ

لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ	وَ	اَنْتُمْ	عٰكِفُوْنَ [1]	فِي	الْمَسٰجِدِ	تِلْكَ
ہم بستری نہ کرو ان سے	اور (جبکہ)	تم	اعتکاف کرنے والے (ہو)	میں	مسجدوں	یہ

عورتوں سے ہم بستری نہ کرو جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔ یہ

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ

حُدُوْدُ اللّٰهِ	فَلَا تَقْرَبُوْهَا	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	اٰيٰتِهٖ
اللہ کی حدیں (ہیں)	تو تم قریب نہ جاؤ ان کے	اسی طرح	کھول کر بیان کرتا ہے	اللہ	اپنی آیتیں

اللہ کی حدیں ہیں تو ان کے پاس نہ جاؤ۔ اللہ یونہی لوگوں کے لئے

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾	وَ	لَا تَاْكُلُوْۤا	اَمْوَالَكُمْ	بَيْنَكُمْ
لوگوں کے لئے	تاکہ وہ	پرہیز گار ہو جائیں	اور	تم نہ کھاؤ	اپنے مال	اپنے درمیان

اپنی آیات کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیز گار ہو جائیں ○ اور آپس میں ایک دوسرے کا مال

لوگوں کا مال ناحق کھانا اور اس کے لئے حکام کو رشوت دینا حرام ہے

[1] ...... اس میں بیان ہے کہ رمضان کی راتوں میں روزہ دار کے لئے بیوی سے ہم بستری حلال ہے جبکہ وہ معتکف نہ ہو لیکن اعتکاف میں عورتوں سے میاں بیوی والے تعلقات حرام ہیں۔

بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ

بِالْبَاطِلِ	وَ	تُدْلُوْا	بِهَآ	اِلَى	الْحُكَّامِ [1]
باطل کے ساتھ، ناحق	اور	نہ لے جاؤ، نہ پہنچاؤ	اسے (مالی مقدمہ)	پاس	حاکموں (کے)

ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ

لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ

لِتَاْكُلُوْا	فَرِيْقًا	مِّنْ	اَمْوَالِ النَّاسِ	بِالْاِثْمِ	وَ	اَنْتُمْ
تاکہ تم کھاؤ	ایک حصہ	سے	لوگوں کے مال	گناہ کے ساتھ	اور (حالانکہ)	تم

کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر جان بوجھ کر

تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٨﴾ ع يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ

تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٨﴾	يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ	الْاَهِلَّةِ [2]	قُلْ	هِيَ
جانتے ہو	وہ پوچھتے ہیں آپ سے	سے متعلق، کے بارے	نئے چاندوں	تم کہو	وہ

کھالو ○ تم سے نئے چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تم فرمادو، یہ

چاند کے چھوٹا بڑا ہونے کی حکمت

مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ؕ وَ لَيْسَ الْبِرُّ

مَوَاقِيْتُ	لِلنَّاسِ	وَ	الْحَجِّ	وَ	لَيْسَ	الْبِرُّ
وقت کی علامتیں (ہیں)	لوگوں کے لئے	اور	حج (کے لئے)	اور	نہیں	نیکی

لوگوں اور حج کے لئے وقت کی علامتیں ہیں اور یہ کوئی نیکی نہیں

اصل نیکی پرہیز گاری ہے

بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ

بِاَنْ	تَاْتُوا	الْبُيُوْتَ	مِنْ	ظُهُوْرِهَا	وَ	لٰكِنَّ	الْبِرَّ	مَنِ
یہ کہ	تم آؤ	گھروں (میں)	سے	ان کے پیچھے	اور	لیکن	نیکی (اصل نیک)	(وہ ہے) جو

کہ تم گھروں میں پچھلی دیوار توڑ کر آؤ، ہاں اصل نیک تو

ع ۲۳

[1] ..... ناجائز فائدہ کے لئے کسی پر مقدمہ بنانا اور اس کو حکام تک لے جانا ناجائز و حرام ہے۔ اسی طرح اپنے فائدہ کی خاطر دوسرے کو ضرر پہنچانے کے لئے حکام پر اثر ڈالنا، رشوتیں دینا حرام ہے۔ حکام تک رسائی رکھنے والے لوگ اس آیت کے حکم کو پیش نظر رکھیں۔

[2] ..... اَهِلَّة ہلال کی جمع ہے اور نئے ماہ کی پہلی دوسری رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں۔

اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا

اتَّقٰى (1)	وَاْتُوا	الْبُيُوْتَ	مِنْ	اَبْوَابِهَا	وَ	اتَّقُوا
پرہیز گاری اختیار کرے	اور آؤ	گھروں (میں)	سے	ان کے دروازوں	اور	ڈرو

پرہیز گار ہوتا ہے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٨٩﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ

اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿١٨٩﴾	وَ	قَاتِلُوْا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	الَّذِيْنَ
اللہ (سے)	تاکہ تم	فلاح، کامیابی پاؤ	اور	لڑو	اللہ کی راہ میں	ان لوگوں سے جو

اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ ○ اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو

جہاد کا حکم اور زیادتی سے ممانعت

يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿١٩٠﴾

يُقَاتِلُوْنَكُمْ	وَ	لَا تَعْتَدُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُحِبُّ	الْمُعْتَدِيْنَ ﴿١٩٠﴾
لڑتے ہیں تم سے	اور	حد سے نہ بڑھو	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا	حد سے بڑھنے والوں (کو)

تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو، بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا ○

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ

وَ	اقْتُلُوْهُمْ (2)	حَيْثُ	ثَقِفْتُمُوْهُمْ	وَ	اَخْرِجُوْهُمْ	مِّنْ	حَيْثُ
اور	قتل کرو ان (کافروں) کو	جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	نکال دو انہیں	سے	جہاں

اور (دورانِ جہاد) کافروں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے

دورانِ جہاد کافروں کو قتل کرنے کا حکم اور حدودِ حرم میں لڑائی کی ابتدا کرنے سے ممانعت

اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ

اَخْرَجُوْكُمْ	وَ	الْفِتْنَةُ	اَشَدُّ	مِنَ	الْقَتْلِ	وَ	لَا تُقٰتِلُوْهُمْ
انہوں نے نکالا تمہیں	اور	فتنہ	زیادہ شدید (ہے)	سے	قتل (کرنے)	اور	نہ لڑو ان سے

انہوں نے تمہیں نکالا تھا اور فتنہ قتل سے زیادہ شدید ہوتا ہے اور مسجد حرام کے پاس

(1)...... یہ آیت زمانہ جاہلیت کی ایک رسم سے متعلق نازل ہوئی، اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کو ممانعت کے بغیر ناجائز سمجھنا جہلا کا کام ہے۔ اپنی طرف سے غلط قسم کی رسمیں بنالینا اور پابندیاں لگالینا جائز نہیں۔ بہت سے کام ویسے جائز ہوتے ہیں لیکن اپنی طرف سے شرعاً ضروری سمجھ لینے سے وہ خلافِ شریعت ہو جاتے ہیں۔

(2)...... یہاں دورانِ جہاد کافروں کو قتل کرنے کی بات ہو رہی ہے، یہ حکم نہیں کہ امن ہو یا جنگ، صلح ہو یا لڑائی ہر حال میں انہیں قتل کرو۔

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ

عِنْدَ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	حَتّٰى	يُقٰتِلُوْكُمْ	فِيْهِ	فَاِنْ	قٰتَلُوْكُمْ
پاس	مسجدِ حرام (کے)	یہاں تک کہ	وہ لڑیں تم سے	اس میں	پس اگر	وہ لڑیں تم سے

ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں اور اگر وہ تم سے لڑیں

فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ

فَاقْتُلُوْهُمْ (1)	كَذٰلِكَ	جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾	فَاِنِ	انْتَهَوْا	فَاِنَّ
تو قتل کرو انہیں	اسی طرح (یہی)	کافروں کا بدلہ، سزا	پھر اگر	وہ باز آجائیں (لڑائی سے)	تو بیشک

تو انہیں قتل کرو۔ کافروں کی یہی سزا ہے ○ پھر اگر وہ باز آجائیں تو بیشک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾	وَ	قٰتِلُوْهُمْ	حَتّٰى	لَا تَكُوْنَ	فِتْنَةٌ (2)
اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	لڑتے رہو ان سے	یہاں تک کہ	نہ رہے	کوئی فتنہ

اللہ بخشنے والا، مہربان ہے ○ اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے

شرک کا فتنہ ختم ہونے تک عرب کے کافروں سے جہاد کا حکم

وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ

وَّ	يَكُوْنَ	الدِّيْنُ	لِلّٰهِ	فَاِنِ	انْتَهَوْا	فَلَا	عُدْوَانَ
اور	ہو جائے	دین (عبادت)	اللہ کے لئے	پھر اگر	وہ باز آجائیں	تو نہیں	زیادتی (سختی کی سزا)

اور عبادت اللہ کے لئے ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو صرف

اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ

اِلَّا	عَلَى	الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾	اَلشَّهْرُ	الْحَرَامُ	بِالشَّهْرِ	الْحَرَامِ	وَ
مگر	پر	ظلم کرنے والوں	مہینہ	ادب والا	مہینے کے بدلے	ادب والے	اور

ظالموں پر سختی کی سزا باقی رہ جاتی ہے ○ ادب والے مہینے کے بدلے ادب والا مہینہ ہے اور

حرمت والے مہینے میں جنگ کرنے سے متعلق مسلمانوں کو حکم

(1)..... حرم کی حدود میں مسلمانوں کو لڑنے سے منع کر دیا گیا کیونکہ یہ حرم کی حرمت کے خلاف ہے لیکن اگر کفار ہی وہاں مسلمانوں سے جنگ کی ابتدا کریں تو انہیں جواب دینے کے لئے وہاں پر بھی ان سے لڑنے اور انہیں قتل کرنے کی اجازت ہے۔

(2)..... یہاں فتنہ سے "شرک" مراد ہے۔

اَلْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَیْكُمْ فَاعْتَدُوْا

اَلْحُرُمٰتُ	قِصَاصٌ	فَمَنِ	اعْتَدٰى	عَلَیْكُمْ	فَاعْتَدُوْا
تمام ادب والی چیزوں (کا)	بدلہ (ہے)	توجو	زیادتی کرے	تم پر	توتم زیادتی کرو

تمام ادب والی چیزوں کا بدلہ ہے۔ توجو تم پر زیادتی کرے اس پر

عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَیْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

عَلَیْهِ	بِمِثْلِ	مَا	اعْتَدٰى	عَلَیْكُمْ (1)	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ
اس پر	(اس کی) مثل	جو (جتنی)	اس نے زیادتی کی	تم پر	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)

اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے تم پر زیادتی کی ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِیْ

وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ	الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾	وَ	اَنْفِقُوْا	فِیْ
اور	جان لو	بیشک	اللہ	ساتھ (ہے)	ڈرنے والوں (کے)	اور	خرچ کرو	میں

اور جان رکھو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے ○ اور اللہ کی راہ میں

سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَ

سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	لَا تُلْقُوْا	بِاَیْدِیْكُمْ	اِلَى	التَّهْلُكَةِ (2)	وَ
اللہ کی راہ	اور	نہ ڈالو	اپنے ہاتھوں سے (خود کو)	کی طرف	ہلاکت	اور

خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا حکم اور خود کو ہلاکت میں ڈالنے کی ممانعت

اَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا

اَحْسِنُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	یُحِبُّ	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۹۵﴾	وَ	اَتِمُّوا
احسان، نیکی کرو	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	احسان، نیکی کرنے والوں (سے)	اور	پورا کرو

نیکی کرو بیشک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ اور

حج اور عمرے سے متعلق چند احکام اور آداب

مع

(1)...... دینِ اسلام کے اعلیٰ اخلاق، پاکیزہ کردار اور ظلم سے باز رہنے کا درس دینے کی بلندی دیکھئے کہ مچلتے جذبات، جذبۂ انتقام کے جوش اور دشمن پر قبضہ حاصل ہوتے وقت بدلہ لینے میں مسلمانوں کو تقویٰ اور عدل و انصاف کا درس دیا جارہا اور زیادتی کرنے سے منع کیا جارہا ہے۔

(2)...... خود کو ہلاکت میں ڈالنے کی بہت سی صورتیں ہیں، ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج1، ص309 کا مطالعہ فرمائیں۔

اِحصار یعنی حج سے روکے جانے کے احکام

الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ

الْحَجَّ	وَ	الْعُمْرَةَ	لِلّٰهِ	فَاِنْ	اُحْصِرْتُمْ [1]	فَمَا	اسْتَیْسَرَ
حج	اور	عمرہ	اللہ کے لئے	پھر اگر	تمہیں روک دیا جائے	تو جو	آسان ہو، میسر ہو

حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو پھر اگر تمہیں (مکہ سے) روک دیا جائے تو (حرم میں)

مِنَ الْهَدْیِ ۚ وَ لَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى یَبْلُغَ الْهَدْیُ

مِنَ	الْهَدْیِ	وَ	لَا تَحْلِقُوْا	رُءُوْسَكُمْ	حَتّٰى	یَبْلُغَ	الْهَدْیُ
سے	قربانی کا جانور	اور	نہ منڈاؤ	اپنے سر	یہاں تک کہ	پہنچ جائے	قربانی

قربانی کا جانور بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی

مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى

مَحِلَّهٗ	فَمَنْ	كَانَ	مِنْكُمْ	مَّرِیْضًا	اَوْ	بِهٖۤ	اَذًى
اپنی (ذبح ہونے کی) جگہ	پھر جو	ہو	تم میں سے	مریض، بیمار	یا	اس کے ساتھ	تکلیف

اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں

مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْیَةٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ

مِّنْ	رَّاْسِهٖ	فَفِدْیَةٌ	مِّنْ	صِیَامٍ	اَوْ	صَدَقَةٍ	اَوْ
سے	اس کے سر	تو فدیہ، بدلہ	سے	روزوں	یا	صدقہ، خیرات	یا

کچھ تکلیف ہے تو روزے یا خیرات یا

حج تمتع و قران یعنی ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج اکٹھے کرنے کا بیان

نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ٚ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ

نُسُكٍ [2]	فَاِذَاۤ	اَمِنْتُمْ	فَمَنْ	تَمَتَّعَ	بِالْعُمْرَةِ
قربانی	پھر جب	تمہیں امن ہو	تو جو	نفع حاصل کرے، فائدہ اٹھائے	عمرہ کو (ملانے کا)

قربانی کا فدیہ دے پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے

1..... حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی وجہ سے جیسے دشمن یا درندے کے خوف، یا سفر کی وجہ سے مرض زیادہ ہونے کے غالب گمان کی بنا پر حج وعمرہ پورا نہ کر سکنے کو احصار کہتے ہیں۔

2..... احرام کی حالت میں جس پابندی کی خلاف ورزی کرنے پر دم یعنی قربانی کرنا لازم ہوتا ہے، وہ خلاف ورزی اگر بیماری، یا سر میں زخم، پھنسی پھوڑے یا جوؤں وغیرہ کی سخت ایذا کے باعث ہو گی تو اس میں قربانی کے بدلے 6 مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دینے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھلانے یا تین روزے رکھ لینے یا قربانی ہی کر لینے کا اختیار ہو گا۔

اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۚ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ

اِلَى	الْحَجِّ	فَمَا	اسْتَیْسَرَ	مِنَ	الْهَدْیِ	فَمَنْ	لَّمْ یَجِدْ
کی طرف	حج	تو جو (جیسی)	آسان ہو (میسر ہو)	سے	قربانی	پھر جو	نہ پاسکے (قربانی)

اس پر قربانی لازم ہے جیسی میسر ہو پھر جو (قربانی کی قدرت) نہ پائے

فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ

فَصِیَامُ	ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ	فِی	الْحَجِّ	وَ	سَبْعَةٍ [1]	اِذَا	رَجَعْتُمْ
تو (رکھو) روزے	تین دن (کے)	میں	حج (کے دنوں)	اور	سات	جب	تم لوٹ کر جاؤ

تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے (اس وقت رکھو) جب تم اپنے گھر لوٹ کر جاؤ،

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ یَكُنْ

تِلْكَ	عَشَرَةٌ	كَامِلَةٌ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	لَّمْ یَكُنْ
یہ	دس	مکمل، پورے	یہ (حکم)	(اس) کے لئے جو	نہ ہوں

یہ مکمل دس ہیں۔ یہ حکم اس کے لئے ہے جو

حج تمتع و قران کی اجازت کس کے لئے ہے؟

اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ

اَهْلُهٗ	حَاضِرِی [2]	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ
اس کے اہل وعیال	رہنے والے	مسجد حرام (کے)	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)

مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ ع اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ

ع ۲۴ / ۸

وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾	اَلْحَجُّ	اَشْهُرٌ
اور	جان لو	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	حج	چند مہینے

اور جان رکھو کہ اللہ شدید عذاب دینے والا ہے ○ حج چند

حج کے مہینے معلوم ہیں

[1]...جو شخص ایک ہی سفر میں حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرے تو اس پر بطور شکرانہ قربانی لازم ہے، اگر قربانی کی قدرت نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے، تین روزے احرام باندھنے کے بعد 1 شوال سے 9 ذی الحجہ تک رکھے اور 7 روزے 13 ذی الحجہ کے بعد رکھے۔ [2]...حج تمتع یا حج قران کا جائز ہونا صرف آفاقی یعنی میقات سے باہر والوں کے لئے ہے۔ حدودِ میقات میں اور اس سے اندر رہنے والوں لئے نہ تمتع کی اجازت ہے اور نہ قران کی، وہ صرف حج اِفراد کرسکتے ہیں۔

مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ فَمَنۡ فَرَضَ فِيۡهِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ

رَفَثَ	فَلَا	الۡحَجَّ	فِيۡهِنَّ	فَرَضَ	فَمَنۡ	مَّعۡلُوۡمٰتٌ
جماع (ہو)	تو نہ	حج (کی)	ان (مہینوں) میں	فرض کرے (نیت کرے)	تو جو	جانے ہوئے، معلوم

معلوم مہینے ہیں تو جو اِن میں حج کی نیت کرے تو حج میں نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو

وَلَا فُسُوۡقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الۡحَجِّ ؕ وَمَا

مَا	وَ	الۡحَجِّ	فِي	جِدَالَ [1]	لَا	وَ	فُسُوۡقَ	لَا	وَ
جو	اور	حج (کے دنوں)	میں	آپس میں جھگڑا (ہو)	نہ	اور	گناہ (ہو)	نہ	اور

اور نہ کوئی گناہ ہو اور نہ کسی سے جھگڑا ہو اور تم جو

تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يَّعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ

فَاِنَّ	تَزَوَّدُوۡا	وَ	اللّٰهُ	يَّعۡلَمۡهُ	خَيۡرٍ	مِنۡ	تَفۡعَلُوۡا
پس بیشک	سفر کا خرچ ساتھ لو	اور	اللہ	جانتا ہے اسے	نیکی، بھلائی	سے	تم کرو

بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اور زادِ راہ ساتھ لے لو پس

خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى ۚ وَاتَّقُوۡنِ يٰۤاُولِي الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۷﴾

يٰۤاُولِي الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۷﴾ [2]	اتَّقُوۡنِ	وَ	التَّقۡوٰى	الزَّادِ	خَيۡرَ
اے عقل والو	ڈرو مجھ سے	اور	پرہیزگاری (ہے)	زادِ راہ	سب سے بہتر

سب سے بہتر زادِ راہ یقیناً پرہیزگاری ہے اور اے عقل والو! مجھ سے ڈرتے رہو○

لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ؕ

رَّبِّكُمۡ	مِّنۡ	فَضۡلًا	تَبۡتَغُوۡا	اَنۡ	جُنَاحٌ	عَلَيۡكُمۡ	لَيۡسَ
اپنے رب (کا)	سے	فضل (روزی)	تم تلاش کرو	کہ	کوئی گناہ	تم پر	نہیں

تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو،

تقویٰ بہترین زادِ راہ ہے

دورانِ حج کاروبار کی اجازت اور ذکرِ الٰہی کی کثرت کا حکم

[1] یاد رہے کہ گناہ کے کام اور لڑائی جھگڑا تو ہر جگہ ہی ممنوع ہے لیکن چونکہ حج ایک عظیم اور مقدس عبادت ہے اس لئے اس عبادت کے دوران ان سے بچنے کی بطورِ خاص تاکید کی ہے۔ [2] عقل والے کہہ کر اس لئے مخاطب کیا تاکہ لوگوں کو سمجھ آجائے کہ عقل کا تقاضا خوفِ الٰہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے وہ بے عقلوں کی طرح ہے۔ عقل وہی ہے جو اللہ تعالیٰ سے خوف پیدا کرے اور جس عقل سے آدمی بے دین ہو وہ عقل نہیں بلکہ بے عقلی ہے۔

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ

فَاِذَآ	اَفَضْتُمْ	مِّنْ	عَرَفٰتٍ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	عِنْدَ
توجب	تم واپس آؤ، لوٹو	سے	عرفات	تو یاد کرو	اللہ (کو)	پاس

توجب تم عرفات سے واپس لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو

الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ

الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ	وَ	اذْكُرُوْهُ	كَمَا	هَدٰىكُمْ
مشعرِ حرام (حرمت والے نشان کے)	اور	ذکر کرو اس کا	کیونکہ	اس نے ہدایت دی تمہیں

یاد کرو اور اس کا ذکر کرو کیونکہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے

وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿١٩٨﴾ ثُمَّ

وَاِنْ	كُنْتُمْ	مِّنْ	قَبْلِهٖ	لَمِنَ	الضَّآلِّيْنَ ﴿١٩٨﴾	ثُمَّ
اگرچہ	تم تھے	سے	اس (ہدایت) سے پہلے	ضرور سے	گمراہوں، بھٹکے ہوؤں	پھر

اگرچہ اس سے پہلے تم یقیناً بھٹکے ہوئے تھے ○ پھر

اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا

اَفِيْضُوْا	مِنْ	حَيْثُ	اَفَاضَ	النَّاسُ (1)	وَ	اسْتَغْفِرُوا
تم واپس آؤ (اے قریشیو!)	سے	جہاں	واپس آئیں	لوگ	اور	مغفرت طلب کرو

(اے قریشیو!) تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں اور اللہ سے مغفرت طلب

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٩٩﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ

اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿١٩٩﴾	فَاِذَا	قَضَيْتُمْ
اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان	پھر جب	تم پورے کرلو

کرو، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ پھر جب اپنے حج کے کام پورے

(1)..... قبیلہ قریش والے دیگر لوگوں کے ساتھ عرفات میں وقوف کرنے کے بجائے مزدلفہ میں ٹھہرے رہتے اور جب لوگ عرفات سے پلٹتے تو یہ مزدلفہ سے پلٹتے اور اس میں اپنی بڑائی سمجھتے تھے۔ اس آیت میں انہیں حکم دیا گیا کہ وہ بھی سب کے ساتھ عرفات میں وقوف کریں اور ایک ساتھ واپس لوٹیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی احکام برادریوں کے اعتبار سے نہیں بدلتے اور نہ ہی کسی کے رتبے اور مقام کی وجہ سے ان میں تبدیلی ہوتی ہے بلکہ امیر و غریب، گورے کالے، عربی عجمی سب کے لئے اسلام کے احکام برابر ہیں۔

مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ					
مَّنَاسِكَكُمْ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَذِكْرِكُمْ	اٰبَآءَكُمْ (1)	اَوْ
اپنے مناسک (حج کے ارکان)	تو ذکر کرو	اللہ (کا)	جیسے ذکر کرنا تمہارا	اپنے باپ دادا (کا)	یا (بلکہ)

کرلو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ

اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا							
اَشَدَّ	ذِكْرًا	فَمِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَّقُوْلُ	رَبَّنَآ	اٰتِنَا
اس سے زیادہ	ذکر	تو سے	لوگوں	جو	کہتا ہے	اے ہمارے رب	ہمیں دے

اس سے زیادہ (ذکر کرو) اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں

فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَ							
فِي الدُّنْيَا (2)	وَ	مَا	لَهٗ	فِي الْاٰخِرَةِ	مِنْ	خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾	وَ
دنیا میں	اور	نہیں	اس کے لئے	آخرت میں	سے	حصہ	اور

دنیا میں دیدے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں ○ اور

مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ							
مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّقُوْلُ	رَبَّنَآ	اٰتِنَا	فِي الدُّنْيَا	حَسَنَةً	وَّ
ان میں سے	جو	کہتا ہے	اے ہمارے رب	ہمیں عطا فرما	دنیا میں	بھلائی	اور

کوئی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور

فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ					
فِي الْاٰخِرَةِ	حَسَنَةً	وَّ	قِنَا	عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾	اُولٰٓئِكَ
آخرت میں	بھلائی	اور	ہمیں بچا	آگ کے عذاب (سے)	یہ لوگ

ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا ○ ان لوگوں

طالبِ دنیا اور طالبِ آخرت کی دعا میں فرق

النصف

(1) ...زمانہ جاہلیت میں اہل عرب حج کے بعد کعبہ کے قریب اپنے باپ دادا کے فضائل بیان کیا کرتے تھے۔ اسلام میں بتایا گیا کہ یہ شہرت و خود نمائی کی بیکار باتیں ہیں، اس کی بجائے ذوق و شوق کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرو۔ (2) ...یاد رہے کہ مومن اگر دنیا کی بہتری طلب کرتا ہے تو وہ بھی جائز ہے اور یہ طلب دنیا اگر دین کی تائید و تقویت کے لئے ہو تو یہ دعا بھی امورِ دین سے شمار ہوگی۔ لیکن یہ یاد رہے کہ آخرت کو اصلاً فراموش کرکے صرف دنیا مانگنا بہر حال مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔

لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾	اللّٰهُ	وَ	كَسَبُوْا	مِّمَّا	نَصِيْبٌ	لَهُمْ
جلد حساب کرنے والا	اللہ	اور	انہوں نے کمائے	(ان اعمال) سے جو	حصہ (ہے)	ان کے لئے

کے لئے ان کے کمائے ہوئے اعمال سے حصہ ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ○

وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ

فِيْ	تَعَجَّلَ	فَمَنْ	مَّعْدُوْدٰتٍ (1)	اَيَّامٍ	فِيْٓ	اللّٰهَ	اذْكُرُوا	وَ
میں	جلدی کرے	پس جو	گنے ہوئے	دنوں	میں	اللہ (کا)	ذکر کرو	اور

اور گنتی کے دنوں میں اللہ کا ذکر کرو تو جو جلدی کر کے

يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَ مَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ

عَلَيْهِ	اِثْمَ	فَلَآ	تَاَخَّرَ	مَنْ	وَ	عَلَيْهِ	اِثْمَ	فَلَآ	يَوْمَيْنِ (2)
اس پر	گناہ	تو نہیں	پیچھے رہ جائے	جو	اور	اس پر	گناہ	تو نہیں	دو دنوں

دو دن میں (منٰی سے) چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو پیچھے رہ جائے تو اس پر (بھی) کوئی گناہ نہیں۔

لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ

اِلَيْهِ	اَنَّكُمْ	اعْلَمُوْٓا	وَ	اللّٰهَ	اتَّقُوا	وَ	اتَّقٰى	لِمَنِ
اس کی طرف	بیشک تم	جان لو	اور	اللہ (سے)	ڈرو	اور	ڈرتا ہے	(اس) کے لئے جو

(یہ بشارت) پرہیز گار کے لئے ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم اسی کی طرف

تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ

قَوْلُهٗ	يُّعْجِبُكَ	مَنْ	النَّاسِ	مِنَ	وَ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾
اس کی بات	اچھی لگتی ہے تمہیں	(کوئی وہ ہے) جو	لوگوں	سے	اور	اٹھائے جاؤ گے

اٹھائے جاؤ گے ○ اور لوگوں میں سے کوئی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں

1 ... گنتی کے دنوں سے مراد ایامِ تشریق ہیں اور ذکرُ اللہ سے نمازوں کے بعد اور جمرات کی رمی کے وقت تکبیر کہنا مراد ہے اور آیت سے مراد یہ ہے کہ منیٰ میں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہو۔ 2 ... یہاں دو دنوں میں رمی کر کے چلے جانے سے مراد دس ذوالحجہ کے بعد دو دن ہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص بارہ تاریخ کی رمی کر کے منیٰ سے واپس آجائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اگرچہ تیرہ کو رمی کر کے واپس آنا افضل ہے۔

فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ یُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِیْ قَلْبِهٖ ۙ

فِی	الْحَیٰوةِ	الدُّنْیَا	وَ	یُشْهِدُ	اللّٰهَ	عَلٰى	مَا	فِیْ	قَلْبِهٖ
میں	زندگی	دنیا (کی)	اور	وہ گواہ بناتا ہے	اللہ (کو)	(اس) پر	جو	میں	اس کے دل

اس کی بات تمہیں بہت اچھی لگتی ہے اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ بناتا ہے

وَ هُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَ اِذَا تَوَلّٰى

وَ	هُوَ	اَلَدُّ	الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾	وَ	اِذَا	تَوَلّٰى
اور (حالانکہ)	وہ	سب سے زیادہ جھگڑالو	جھگڑا کرنے والوں (میں)	اور	جب	پیٹھ پھیر کر جاتا ہے

حالانکہ وہ سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے ○ اور جب پیٹھ پھیر کر جاتا ہے

سَعٰى فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَ یُهْلِكَ

سَعٰى	فِی الْاَرْضِ	لِیُفْسِدَ (1)	فِیْهَا	وَ	یُهْلِكَ
(تو) کوشش کرتا ہے	زمین میں	تاکہ فساد کرے	اس میں	اور	برباد کرے، ہلاک کرے

تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد پھیلائے اور

الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَ اِذَا قِیْلَ

الْحَرْثَ	وَ	النَّسْلَ	وَ	اللّٰهُ	لَا یُحِبُّ	الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾	وَ	اِذَا	قِیْلَ
کھیتی	اور	مویشی	اور	اللہ	پسند نہیں کرتا	فساد	اور	جب	کہا جائے

کھیت اور مویشی ہلاک کرے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا ○ اور جب اس سے کہا جائے

لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ

لَهُ	اتَّقِ	اللّٰهَ	اَخَذَتْهُ (2)	الْعِزَّةُ	بِالْاِثْمِ	فَحَسْبُهٗ
اس سے	ڈرو	اللہ (سے)	پکڑ لیتی ہے اسے	غیرت و حمیت، انانیت	گناہ کے ساتھ	تو کافی ہے اسے

کہ اللہ سے ڈرو تو اسے ضد مزید گناہ پر ابھارتی ہے تو ایسے کو جہنم

(1)... یہاں آیات میں اگرچہ ایک خاص منافق کا تذکرہ ہے لیکن یہ آیت بہت سے لوگوں کو سمجھانے کے لئے کافی ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی زبان بڑی میٹھی ہوتی، گفتگو بڑی نرمی سے کرتے اور بڑی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں لیکن درپردہ دین کے مسائل میں، لوگوں میں یا خاندانوں میں فساد برپا کرتے اور ہلاکت و بربادی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ (2)... منافق آدمی کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ اگر اسے سمجھایا جائے تو اپنی بات پر اڑ جاتا، دوسرے کی بات ماننا اپنے لئے توہین سمجھتا اور نصیحت کیے جانے کو اپنی عزت کا مسئلہ بنالیتا ہے۔ افسوس کہ ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگوں کی بھرمار ہے۔

رضائے الٰہی کے لئے جاں فروشی نفع بخش تجارت ہے

جَهَنَّمُ ۚ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ

جَهَنَّمُ	وَ	لَبِئْسَ	الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَّشْرِيْ
جہنم	اور	ضرور بہت برا	ٹھکانہ	اور	سے	لوگوں	(کوئی وہ ہے) جو	بیچ دیتا ہے

کافی ہے اور وہ ضرور بہت برا ٹھکانا ہے ○ اور لوگوں میں سے کوئی وہ ہے جو

نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾

نَفْسَهُ	ابْتِغَآءَ	مَرْضَاتِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	رَءُوْفٌ	بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾
اپنی جان	تلاش کرنے (کے لئے)	اللہ کی خوشنودیاں	اور	اللہ	بہت مہربان	بندوں پر

اللہ کی رضا تلاش کرنے کے لئے اپنی جان بیچ دیتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے ○

اسلامی احکام کی مکمل پیروی کرنے کا حکم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	ادْخُلُوْا	فِي	السِّلْمِ	كَآفَّةً [1]	وَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	داخل ہو جاؤ	میں	اسلام	پورے پورے	اور

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾

لَا تَتَّبِعُوْا	خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾
نہ پیروی کرو	شیطان کے قدموں (راستوں کی)	بیشک وہ	تمہارے لئے	دشمن (ہے)	کھلا، ظاہر

شیطان کے قدموں پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○

واضح دلیلوں کے باوجود راہِ اسلام کے خلاف رَوِش اختیار کرنا سخت جرم ہے

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ

فَاِنْ	زَلَلْتُمْ [2]	مِّنْ	بَعْدِ	مَا	جَآءَتْكُمُ	الْبَيِّنٰتُ
پھر اگر	تم پھسل جاؤ، لغزش کھاؤ	سے	بعد	(اس کے) جو	آجائیں تمہارے پاس	روشن دلائل

اور اگر تم اپنے پاس روشن دلائل آجانے کے بعد بھی لغزش کھاؤ

(1)...... یاد رکھیں کہ داڑھی منڈوانا، مشرکوں کا سا لباس پہننا، اپنی معاشرت بے دینوں جیسی کرنا بھی سب ایمانی کمزوری کی علامت ہے۔ جب ہم مسلمان ہیں تو سیرت و صورت، ظاہر و باطن، عبادات و معاملات، رہن سہن، میل برتاؤ، زندگی و موت، تجارت و ملازمت سب میں اپنے دین پر عمل کرنا چاہئے۔ (2)...... اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم لوگ واضح دلیلوں کے باوجود اسلام میں مکمل داخل ہونے سے دور رہے اور اسلام کی راہ کے خلاف روش اختیار کرو تو یہ تمہارا سخت جرم ہوگا۔

دینِ اسلام چھوڑنے والے عذابِ الٰہی کے منتظر ہیں

فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ

فَاعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ	حَكِیْمٌ ﴿۲۰۹﴾	هَلْ	یَنْظُرُوْنَ
تو جان لو	کہ، بیشک	اللہ	عزت والا، زبردست	حکمت والا	کیا (نہیں)	وہ انتظار کر رہے ہیں

تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے ۝ لوگ تو اسی چیز کا انتظار کر رہے ہیں

اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ

اِلَّاۤ	اَنْ	یَّاْتِیَهُمُ	اللّٰهُ	فِیْ	ظُلَلٍ	مِّنَ	الْغَمَامِ
مگر	(اس کا) کہ	آئے ان کے پاس	اللہ (کا عذاب)	میں	سائبانوں	سے (کے)	بادلوں

کہ بادلوں کے سایوں میں ان کے پاس اللہ کا عذاب

وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ قُضِیَ الْاَمْرُؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	وَ	قُضِیَ	الْاَمْرُ	وَ	اِلَى	اللّٰهِ	تُرْجَعُ
اور	فرشتے (آجائیں)	اور	پورا کر دیا جائے	کام	اور	کی طرف	اللہ	لوٹائے جاتے ہیں

اور فرشتے آجائیں اور فیصلہ کر دیا جائے اور اللہ ہی کی طرف سب کام

بنی اسرائیل سے روشن نشانیوں کے بارے میں سوال

الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ ع سَلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ كَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ

الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾	سَلْ [1]	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	كَمْ	اٰتَیْنٰهُمْ	مِّنْ
سب کام	پوچھو	بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب (سے)	کتنی	ہم نے دیں انہیں	سے

لوٹائے جاتے ہیں ۝ بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے انہیں کتنی

نعمتِ الٰہی تبدیل کرنے والوں کو تنبیہ

اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍؕ وَ مَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ

اٰیَةٍ	بَیِّنَةٍ	وَ	مَنْ	یُّبَدِّلْ	نِعْمَةَ اللّٰهِ [2]	مِنْ	بَعْدِ
نشانی	روشن	اور	جو	بدل دے، تبدیل کر دے	اللہ کی نعمت	سے	بعد (اس کے)

روشن نشانیاں دیں اور جو اللہ کی نعمت کو اپنے پاس آنے کے بعد

ع ۲۵ ۹

[1] ...یاد رہے کہ بنی اسرائیل سے روشن نشانیوں کے بارے میں پوچھنا حقیقت میں انہیں سمجھانے کے لئے اور ان کی اپنی نافرمانیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا ان سے اقرار کرانے کے لئے ہے۔

[2] ...اللہ تعالیٰ کی نعمت سے آیاتِ الٰہیہ مراد ہیں جو ہدایت کا سبب ہیں اور ان کی بدولت گمراہی سے نجات حاصل ہوتی ہے، انہی میں سے وہ آیات ہیں جن میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعت و صفت اور آپ کی نبوت و رسالت کا بیان ہے اور یہود و نصاریٰ کا اپنی کتابوں میں تحریف کرنا اس نعمت کو تبدیل کرنا ہے۔

کافروں کے لئے دنیوی زندگی کو خوشنما بنایا جانا اور بروز قیامت مسلمانوں کا کافروں سے بلند و بالا ہونا

مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢١١﴾ زُيِّنَ

مَا	جَآءَتْهُ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢١١﴾	زُيِّنَ
جو	آئے اس کے پاس	تو بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	مزین کر دی گئی، خوشنما بنادی گئی

بدل دے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے ○ کافروں کی نگاہ میں

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ

لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوا (1)	الْحَيٰوةُ	الدُّنْيَا	وَ	يَسْخَرُوْنَ	مِنَ
ان لوگوں کے لئے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	زندگی	دنیا (کی)	اور	وہ مذاق اڑاتے ہیں	سے

دنیا کی زندگی کو خوشنما بنادیا گیا اور وہ مسلمانوں پر

وقف لازم

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا (2)	وَ	الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	فَوْقَهُمْ
ان لوگوں کا جو	ایمان لائے	اور	وہ لوگ جو	ڈرے، پرہیز گار بنے	ان (کافروں) سے اوپر (ہوں گے)

ہنستے ہیں اور (اللہ سے) ڈرنے والے قیامت کے دن ان کافروں سے

انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہدایت آجانے کے بعد لوگوں کا اختلاف، اس کی وجہ اور مسلمانوں کو حق بات کی ہدایت

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢١٢﴾ كَانَ النَّاسُ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وَ	اللّٰهُ	يَرْزُقُ	مَنْ	يَّشَآءُ	بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢١٢﴾	كَانَ	النَّاسُ
قیامت کے دن	اور	اللہ	رزق دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	حساب کے بغیر	تھے	تمام لوگ

اوپر ہوں گے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے ○ تمام لوگ

اُمَّةً وَّاحِدَةً ۗ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠

اُمَّةً	وَّاحِدَةً	فَبَعَثَ	اللّٰهُ	النَّبِيّٖنَ	مُبَشِّرِيْنَ	وَ	مُنْذِرِيْنَ
امت	ایک	تو بھیجا	اللہ (نے)	نبیوں (کو)	خوشخبری دینے والے	اور	ڈرانے والے

ایک دین پر تھے تو اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے ہوئے اور ڈر سناتے ہوئے

(1) ...... کافروں کے لئے دنیا کی زندگی آراستہ کر دیئے جانے سے مراد یہ ہے کہ انہیں یہی زندگی پسند ہے، وہ اسی کی قدر کرتے اور اسی پر مرتے ہیں۔ یاد رہے دنیا کی زندگی وہ ہے جو نفس کی خواہشات میں صرف ہو اور جو توشہ آخرت جمع کرنے میں خرچ ہو وہ بفضلہ تعالیٰ دینی زندگی ہے۔ (2) ...... اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غریب مسلمانوں کا مذاق اڑانا یا کسی مومن کو ذلیل یا کمینہ جاننا کافروں کا طریقہ ہے۔ لہٰذا فاسق و کافر اگرچہ مالدار ہو عزت والا نہیں ہے جبکہ مومن اگرچہ غریب ہو اور کسی بھی قوم سے ہو عزت والا ہے بشرطیکہ متقی ہو۔

وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْكُمَ

وَ	اَنْزَلَ	مَعَهُمُ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	لِیَحْكُمَ
اور	اس نے نازل کی، اتاری	ان کے ساتھ	کتاب	حق کے ساتھ (سچی)	تاکہ وہ فیصلہ کردے

اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری تاکہ وہ

بَیْنَ النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ

بَیْنَ النَّاسِ	فِیْمَا	اخْتَلَفُوْا	فِیْهِ	وَ	مَا اخْتَلَفَ
لوگوں کے درمیان	میں جس	انہوں نے اختلاف کیا	اس میں	اور	نہیں اختلاف کیا

لوگوں کے درمیان ان کے اختلافات میں فیصلہ کردے اور جن لوگوں کو

فِیْهِ اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا

فِیْهِ	اِلَّا	الَّذِیْنَ	اُوْتُوْهُ	مِنْ	بَعْدِ	مَا
اس (کتاب) میں	مگر	ان لوگوں نے جو	جنہیں دی گئی وہ (کتاب)	سے	(اس کے) بعد	جو

کتاب دی گئی انہوں نے ہی اپنے باہمی بغض و حسد کی وجہ سے کتاب میں اختلاف کیا

جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ

جَآءَتْهُمُ	الْبَیِّنٰتُ	بَغْیًا	بَیْنَهُمْ	فَهَدَى	اللّٰهُ
آگئے ان کے پاس	روشن احکام	سرکشی (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	تو ہدایت دی	اللہ (نے)

(یہ اختلاف) اس کے بعد (کیا) کہ ان کے پاس روشن احکام آچکے تھے تو اللہ نے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لِمَا	اخْتَلَفُوْا[1]	فِیْهِ	مِنَ	الْحَقِّ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	(اس بات) کی جو	انہوں نے اختلاف کیا	اس میں	سے	حق

ایمان والوں کو اپنے حکم سے اُس حق بات کی ہدایت دی جس میں لوگ جھگڑ

[1]...... نفسِ اختلاف مذموم نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول عَلَیْہِ السَّلَام کے احکام سے اختلاف کرنا نیز حق واضح ہو جانے کے باوجود اختلاف کرنا غلط ہے۔

بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ

صِرَاطٍ	اِلٰى	یَّشَآءُ	مَنْ	یَهْدِیْ	اللّٰهُ	وَ	بِاِذْنِهٖ
راستے	کی طرف	وہ چاہے	جسے	ہدایت دیتا ہے	اللہ	اور	اپنی اجازت، حکم سے

رہے تھے اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا

مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا

لَمَّا	وَ	الْجَنَّةَ	تَدْخُلُوا	اَنْ	حَسِبْتُمْ (1)	اَمْ	مُّسْتَقِیْمٍ
ابھی نہیں	اور (حالانکہ)	جنت (میں)	داخل ہو جاؤ گے	کہ	تم نے گمان کیا	کیا	سیدھے

ہے ○ کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی

یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ

مَسَّتْهُمُ	قَبْلِكُمْ	مِنْ	خَلَوْا	الَّذِیْنَ	مَّثَلُ	یَاْتِكُمْ
پہنچی انہیں	تم سے پہلے	سے	گزر گئے	ان لوگوں کی جو	مثل، حالت	آئی تمہارے اوپر

تم پر پہلے لوگوں جیسی حالت نہ آئی۔ انہیں

الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ

الرَّسُوْلُ	یَقُوْلَ	حَتّٰى	زُلْزِلُوْا (2)	وَ	الضَّرَّآءُ	وَ	الْبَاْسَآءُ
رسول	کہنے لگا	یہاں تک کہ	انہیں زور سے ہلا دیا گیا	اور	شدت	اور	سختی

سختی اور شدت پہنچی اور انہیں زور سے ہلا ڈالا گیا یہاں تک کہ رسول

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ

اِنَّ	اَلَاۤ	نَصْرُ اللّٰهِ	مَتٰى	مَعَهٗ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	وَ
بیشک	سن لو، خبردار	اللہ کی مدد (آئے گی)	کب	اس کے ساتھ	ایمان والے	وہ لوگ جو	اور

اور اس کے ساتھ ایمان والے کہہ اٹھے: اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن لو! بیشک

مسلمانوں کا امتحان اور سابقہ امتوں کی تکلیف و شدت کا بیان

(1)... یہ آیت غزوۂ احزاب کے متعلق نازل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں۔ اس میں انہیں صبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا ہمیشہ سے خاصانِ خدا کا معمول رہا ہے۔ (2)... سابقہ امتوں کی تکلیف و شدت اس انتہا کو پہنچ گئی کہ فرمانبردار مومن بھی مدد طلب کرنے میں جلدی کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں نے بھی اپنی امت کے اصرار پر فریاد کی حالانکہ رسول اور ان کے اصحاب بڑے صابر ہوتے ہیں لیکن ان انتہائی مصیبتوں کے باوجود وہ لوگ اپنے دین پر قائم رہے اور کوئی مصیبت ان کا حال متغیر نہ کر سکی۔

راہِ خدا میں نفلی صدقہ کرنے کی ایک اعلیٰ مقدار اور اس کا مصرف

نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ

نَصْرَ اللّٰهِ	قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ [1]	يَسْـَٔلُوْنَكَ	مَاذَا	يُنْفِقُوْنَ	قُلْ	مَاۤ	اَنْفَقْتُمْ
اللہ کی مدد	قریب (ہے)	وہ سوال کرتے ہیں تم سے	کیا	خرچ کریں	تم کہو	جو	تم خرچ کرو

اللہ کی مدد قریب ہے ○ آپ سے سوال کرتے ہیں کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ: جو کچھ

مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَ

مِّنْ	خَيْرٍ	فَلِلْوَالِدَيْنِ [2]	وَ	الْاَقْرَبِيْنَ	وَ	الْيَتٰمٰى	وَ
سے	نیکی (کچھ مال)	تو ماں باپ کے لئے	اور	قریبی رشتہ داروں	اور	یتیموں	اور

مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور

الْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ

الْمَسٰكِيْنِ	وَ	ابْنِ السَّبِيْلِ	وَ	مَا	تَفْعَلُوْا	مِنْ	خَيْرٍ	فَاِنَّ
مسکینوں	اور	راستے کے بیٹے (مسافر کے لئے ہے)	اور	جو	تم کرو گے	سے	بھلائی	تو بیشک

محتاجوں اور مسافر کے لئے ہے اور تم جو بھلائی کرو بیشک

جہاد کی فرضیت اور مسلمانوں کو نصیحت

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ

اللّٰهَ	بِهٖ	عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾	كُتِبَ	عَلَيْكُمُ	الْقِتَالُ
اللہ	اس کو	جاننے والا (ہے)	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	تمہارے اوپر	(راہِ خدا میں) لڑنا

اللہ اسے جانتا ہے ○ تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے

وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا

وَ	هُوَ	كُرْهٌ	لَّكُمْ	وَ	عَسٰۤى	اَنْ	تَكْرَهُوْا	شَيْـًٔا
اور (حالانکہ)	وہ	ناگوار	تمہارے لئے (تمہیں)	اور	قریب ہے	کہ	تم ناپسند کرو	کوئی چیز

حالانکہ وہ تمہیں ناگوار ہے اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں ناپسند ہو

(1) ...... رسولوں کی فریاد پر بارگاہِ الٰہی سے جواب ملا کہ سن لو: بیشک اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے۔ اس جواب سے انہیں تسلی دی گئی اور یہی تسلی حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو دی گئی۔ اس آیت میں مبلغین، نئے مسلمان ہونے والوں اور نیکی کا ماحول اپنانے والوں کے لئے تسلی اور بشارت ہے۔

(2) ...... اس آیت میں صدقہ نافلہ کا بیان ہے۔ ماں باپ کو زکوٰۃ اور صدقاتِ واجبہ دینا جائز نہیں۔

وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا

وَّ	هُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَ	عَسٰۤى	اَنْ	تُحِبُّوْا	شَيْـًٔا
اور (حالانکہ)	وہ	بہتر (ہو)	تمہارے لئے	اور	قریب ہے	کہ	تمہیں پسند آئے	کوئی چیز

حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے

وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ ع

وَّ	هُوَ	شَرٌّ	لَّكُمْ [1]	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾
اور (حالانکہ)	وہ	بری (ہو)	تمہارے لئے	اور	اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے

حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۝

ع ۱۰ ۲٦

ماہِ حرام میں جہاد کی اجازت کی صورت

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ

يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ	الشَّهْرِ	الْحَرَامِ	قِتَالٍ	فِيْهِ	قُلْ	قِتَالٌ
وہ پوچھتے ہیں تم سے	سے، کے بارے	مہینے	حرمت والے	لڑنا	اس میں	تم کہو	لڑنا

آپ سے ماہِ حرام میں جہاد کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تم فرماؤ: اس مہینے میں

فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ

فِيْهِ	كَبِيْرٌ	وَ	صَدٌّ	عَنْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	كُفْرٌۢ	بِهٖ
اس (مہینے) میں	بڑا (گناہ ہے)	اور	روکنا	سے	اللہ کی راہ	اور	کفر کرنا	اس کے ساتھ

لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا

وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ

وَ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	اِخْرَاجُ	اَهْلِهٖ	مِنْهُ [2]	اَكْبَرُ
اور	مسجدِ حرام (سے روکنا)	اور	نکالنا	اس کے رہائشیوں (کو)	اس سے	زیادہ بڑا (گناہ ہے)

اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے رہنے والوں کو وہاں سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ بڑا

(1)...... کسی چیز کے اچھا یا برا ہونے کا مدار ہر جگہ اپنی سوچ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا حکم دیا وہ بہر حال ہمارے لئے بہتر ہے اور جس سے منع فرمایا وہ بہر حال ہمارے لئے بہتر نہیں ہے۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ خود بڑے بڑے عیبوں میں مبتلا ہونے کے باوجود خود کو دیکھنے کی بجائے دوسروں پر طعن کرنا کافروں کا طریقہ ہے۔ یہ بیماری ہمارے ہاں بھی عام ہے کہ لوگ ساری دنیا کی برائیاں اور خبیثتیں بیان کرتے ہیں اور خود اس سے بڑھ کر عیبوں کی گندگی سے آلودہ ہوتے ہیں۔

عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اَلْفِتْنَةُ	اَكْبَرُ	مِنَ	اَلْقَتْلِ	وَ	لَا يَزَالُوْنَ (1)
اللہ کے نزدیک	اور	فتنہ، فساد	زیادہ بڑا (جرم) ہے	سے	قتل	اور	وہ ہمیشہ رہیں گے

گناہ ہے اور فتنہ قتل سے بڑا جرم ہے اور وہ ہمیشہ

يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ

يُقَاتِلُوْنَكُمْ	حَتّٰى	يَرُدُّوْكُمْ	عَنْ	دِيْنِكُمْ	اِنِ
لڑتے تم سے	یہاں تک کہ	لوٹادیں، پھیردیں تمہیں	سے	تمہارے دین	اگر

تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہوسکے تو تمہیں تمہارے دین سے

اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ

اسْتَطَاعُوْا	وَ	مَنْ	يَّرْتَدِدْ (2)	مِنْكُمْ	عَنْ	دِيْنِهٖ	فَيَمُتْ
انہیں قوت ملے	اور	جو	پھر جائے، مرتد ہو جائے	تم میں سے	سے	اپنے دین	پھر وہ مرجائے

پھیر دیں اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے پھر کافر ہی

وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

وَ	هُوَ	كَافِرٌ	فَاُولٰٓئِكَ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	فِي	الدُّنْيَا
اور (حالانکہ)	وہ	کافر (ہو)	تو یہ لوگ	برباد ہوگئے	ان کے اعمال	میں	دنیا

مرجائے تو ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد

وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾
اور	آخرت	اور	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

ہوگئے اور وہ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

مرتد ہونے کی حالت میں مرنے والے کی سزا کا بیان

(1)...... اس آیت میں خبر دی گئی کہ کفار مسلمانوں سے ہمیشہ عداوت رکھیں گے اور جہاں تک ممکن ہوگا وہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے، چنانچہ آج بھی کفار کی ہزاروں تنظیمیں نت نئے طریقوں سے مسلمانوں کو اسلام سے پھیرنے اور ان کی اخلاقیات تباہ کر کے ان کا ایمان کمزور کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ (2)...... یاد رکھیں کہ مرتد ہونا بہت سخت جرم ہے، افسوس کہ آج کل مسلمانوں کی اکثریت دین کے بنیادی عقائد سے لاعلم ہے، غمی و خوشی کے مختلف مواقع پر ان میں کفریہ جملوں کی بھرمار ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا

اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	الَّذِیْنَ	هَاجَرُوْا	وَ	جٰهَدُوْا
بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ہجرت کی	اور	جہاد کیا

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے گھربار چھوڑ دیئے اور

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓىٕكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ

فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	اُولٰٓىٕكَ	یَرْجُوْنَ [1]	رَحْمَتَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ
میں	اللہ کی راہ	یہ لوگ	امید رکھتے ہیں	اللہ کی رحمت (کی)	اور	اللہ	بخشنے والا

اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ﴿۲۱۸﴾ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ ؕ قُلْ

رَّحِیْمٌ ﴿۲۱۸﴾	یَسْــٴَـلُوْنَكَ	عَنِ	الْخَمْرِ	وَ	الْمَیْسِرِ [2]	قُلْ
مہربان	وہ سوال کرتے ہیں تم سے	سے، کے بارے	شراب	اور	جوئے	تم کہو

مہربان ہے ○ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تم فرمادو:

فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۟ وَ اِثْمُهُمَاۤ

فِیْهِمَاۤ	اِثْمٌ	كَبِیْرٌ	وَّ	مَنَافِعُ	لِلنَّاسِ	وَ	اِثْمُهُمَاۤ
ان دونوں میں	گناہ	بڑا	اور	(دنیوی) فائدے، منافع	لوگوں کے لئے	اور	ان کا گناہ

ان دونوں میں کبیرہ گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ دنیوی منافع بھی ہیں اور ان کا گناہ

اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَ یَسْــٴَـلُوْنَكَ مَا ذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ۬ قُلِ

اَكْبَرُ	مِنْ	نَّفْعِهِمَا	وَ	یَسْــٴَـلُوْنَكَ	مَا ذَا	یُنْفِقُوْنَ	قُلِ
زیادہ بڑا ہے	سے	ان کے فائدے، نفع	اور	وہ پوچھتے ہیں تم سے	کیا	خرچ کریں	تم کہو

ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ:

ایمان لانے، ہجرت اور جہاد کرنے کے اعمال کرنے والے رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں

شراب اور جوئے کی حرمت

صدقہ کی مقدار کا بیان

1 ...اس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ پر اجر دینا واجب نہیں ہو جاتا بلکہ ثواب دینا محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

2 ...شراب اور جوئے سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 336 کا مطالعہ فرمائیں۔

یتیموں کا مال اپنے مال سے ملانے کا شرعی حکم

اَلْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

اَلْعَفْوَ	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰيٰتِ	لَعَلَّكُمْ
بچا ہوا مال	اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ	تم سے	آیتیں	تاکہ تم

جو زائد بچے۔ اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم

تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾	فِی	الدُّنْیَا	وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	یَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ
غور و فکر کرو	میں	دنیا	اور	آخرت	اور	وہ پوچھتے ہیں تم سے	سے، کے بارے

غور و فکر کرو ○ دنیا اور آخرت کے کاموں میں (غور و فکر کر لیا کرو) اور تم سے یتیموں کا مسئلہ

الْیَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ ؕ وَ اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ

الْیَتٰمٰى	قُلْ	اِصْلَاحٌ [1]	لَّهُمْ	خَیْرٌ	وَ	اِنْ	تُخَالِطُوْهُمْ
یتیموں	تم کہو	بھلا کرنا	ان کا	بہتر (ہے)	اور	اگر	تم ملا لو انہیں (ان کے ساتھ اپنا خرچ)

پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ: ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر ان کے ساتھ اپنا خرچہ ملا لو

فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ

فَاِخْوَانُكُمْ	وَ	اللّٰهُ	یَعْلَمُ [2]	الْمُفْسِدَ	مِنَ	الْمُصْلِحِ
تو (وہ) تمہارے بھائی (ہیں)	اور	اللہ	جانتا ہے	فساد کرنے والے (کو)	سے	اصلاح کرنے والے

تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے جدا خوب جانتا ہے

وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ

وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَاَعْنَتَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ
اور	اگر	چاہتا	اللہ	ضرور مشقت میں ڈال دیتا تمہیں	بیشک	اللہ	عزت والا، زبردست

اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا۔ بیشک اللہ زبردست

1 ...... اگرچہ اس آیت کا نزول یتیموں کی مالی اصلاح کے بارے میں ہوا مگر اصلاح کے لفظ میں ساری مصلحتیں داخل ہیں۔ یتیموں کے اخلاق، اعمال، تربیت، تعلیم سب کی اصلاح کرنی چاہئے۔ یوں سمجھیں کہ یتیم ساری مسلم قوم کے لئے اولاد کی طرح ہیں۔ 2 ...... یہ فرمان نہایت جامع ہے اور زندگی کے ہزاروں شعبوں کے لاکھوں معاملات میں راہ نمائی کے لئے کافی ہے، کہ جہاں ایک ہی چیز میں اچھی اور بری دونوں نیتیں ممکن ہیں وہاں دوسرے لوگ اگرچہ بری نیت کو نہ جانتے ہوں لیکن اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے۔

مشرک عورت اور مشرک مرد سے نکاح کرنا منع ہے

حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَ

حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾	وَ	لَا تَنْكِحُوا	الْمُشْرِكٰتِ	حَتّٰى	يُؤْمِنَّ	وَ
حکمت والا	اور	تم نکاح نہ کرو	مشرکہ عورتوں (سے)	یہاں تک کہ	وہ ایمان لے آئیں	اور

حکمت والا ہے ۞ اور مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور

لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ

لَاَمَةٌ	مُّؤْمِنَةٌ	خَيْرٌ	مِّنْ	مُّشْرِكَةٍ	وَّلَوْ
ضرور، باندی، لونڈی	ایمان والی	بہتر (ہے)	سے	مشرکہ عورت	اگرچہ

بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ عورت سے اچھی ہے اگرچہ

اَعْجَبَتْكُمْ ؕ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى

اَعْجَبَتْكُمْ	وَ	لَا تُنْكِحُوا	الْمُشْرِكِيْنَ [1]	حَتّٰى
وہ پسند ہو تمہیں	اور	تم نکاح نہ کرو (مسلمان عورتوں کا)	مشرک مردوں (سے)	یہاں تک کہ

وہ تمہیں پسند ہو اور (مسلمان عورتوں کو) مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک

يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ

يُؤْمِنُوْا	وَ	لَعَبْدٌ	مُّؤْمِنٌ	خَيْرٌ	مِّنْ	مُّشْرِكٍ
وہ ایمان لے آئیں	اور	ضرور غلام	ایمان والا	بہتر (ہے)	سے	مشرک مرد

وہ ایمان نہ لے آئیں اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے

وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚۖ وَاللّٰهُ

وَّلَوْ	اَعْجَبَكُمْ	اُولٰٓئِكَ	يَدْعُوْنَ	اِلَى	النَّارِ	وَ	اللّٰهُ
اگرچہ	وہ پسند ہو تمہیں	یہ لوگ	بلاتے ہیں	کی طرف	آگ، جہنم	اور	اللہ

اگرچہ وہ مشرک تمہیں پسند ہو، وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ

[1] ...... انتہائی افسوس ہے کہ قرآن میں اتنی صراحت و وضاحت سے حکم آنے کے باوجود مسلمان لڑکوں میں مشرکہ لڑکیوں کے ساتھ اور یونہی کافر لڑکوں اور مسلمان لڑکیوں میں باہم شادیوں کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ اس تمام صورتحال کا وبال اس میں ملوث لڑکے اور لڑکیوں پر بھی ہے اور ان والدین پر بھی جو راضی خوشی اولاد کو اس جہنم میں جھونکتے ہیں، یونہی اس کا وبال اُن نام نہاد جاہل دانشوروں، لبرل ازم کے مریضوں اور دین دشمن قلمکاروں پر بھی ہے جو اس کی تائید و حمایت میں ورق سیاہ کرتے ہیں۔

يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ

اٰيٰتِهٖ	يُبَيِّنُ	وَ	بِاِذْنِهٖ	الْمَغْفِرَةِ	وَ	الْجَنَّةِ	اِلَى	يَدْعُوْٓا
اپنی آیتیں	بیان کرتا ہے	اور	اپنے حکم سے	مغفرت، بخشش	اور	جنت	کی طرف	بلاتا ہے

اپنے حکم سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنی آیتیں

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ

عَنِ	يَسْــَٔلُوْنَكَ	وَ	يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾	لَعَلَّهُمْ	لِلنَّاسِ
سے، کے بارے	پوچھتے ہیں تم سے	اور	نصیحت حاصل کریں	تاکہ وہ	لوگوں کے لئے

لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اور تم سے

الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ

الْمَحِيْضِ	فِي	النِّسَآءَ	فَاعْتَزِلُوا	اَذًى	هُوَ	قُلْ	الْمَحِيْضِ
حیض کے وقت	میں	عورتوں (سے)	تو جدا رہو	گندگی، ناپاکی (ہے)	وہ	تم کہو	حیض

حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ: وہ ناپاکی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو

وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ

تَطَهَّرْنَ	فَاِذَا	يَطْهُرْنَ	حَتّٰى	لَا تَقْرَبُوْهُنَّ (1)	وَ
خوب پاک ہو جائیں	پھر جب	وہ پاک ہو جائیں	یہاں تک کہ	قریب نہ جاؤ ان کے	اور

اور ان کے قریب نہ جاؤ جب تک پاک نہ ہو جائیں پھر جب خوب پاک ہو جائیں

فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

يُحِبُّ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهُ	اَمَرَكُمُ	حَيْثُ	مِنْ	فَاْتُوْهُنَّ
محبت فرماتا ہے	اللہ	بیشک	اللہ (نے)	حکم دیا تمہیں	جہاں	سے	تو آؤ ان کے پاس

تو ان کے پاس وہاں سے جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے، بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے

حیض (عورتوں کی بیماری) کے چند احکام

ع ۲۷ ۵

(1)..... حیض کی حالت میں عورتوں سے ہم بستری کرنا حرام ہے، بقیہ ان سے گفتگو کرنا، ان کے ساتھ کھانا پینا حتّٰی کہ ان کا جوٹھا کھانا بھی جائز ہے، گناہ نہیں۔

ازدواجی تعلقات کے بارے میں ہدایات اور اعمال آگے بھیجنے کا حکم

التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿٢٢٢﴾ نِسَآؤُكُمْ

التَّوَّابِيْنَ	وَ	يُحِبُّ	الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿٢٢٢﴾	نِسَآؤُكُمْ
بہت توبہ کرنے والوں (سے)	اور	پسند فرماتا ہے	خوب پاک صاف رہنے والوں (کو)	تمہاری عورتیں

محبت فرماتا ہے اور خوب صاف ستھرے رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے ○ تمہاری عورتیں

حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا

حَرْثٌ	لَّكُمْ	فَاْتُوْا	حَرْثَكُمْ	اَنّٰى	شِئْتُمْ[1]	وَ	قَدِّمُوْا
کھیتی (ہیں)	تمہارے لئے	تو آؤ	اپنی کھیتی (میں)	جس طرح	تم چاہو	اور	آگے بھیجو

تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ اور

لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ

لِاَنْفُسِكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّكُمْ	مُّلٰقُوْهُ
اپنی جانوں کے لئے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور	جان لو	بیشک تم	اس سے ملنے والے (ہو)

اپنے فائدے کا کام پہلے کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم اس سے ملنے والے ہو

نیک کام نہ کرنے کی قسم کھانے کی ممانعت

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ

وَ	بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٢٣﴾	وَ	لَا تَجْعَلُوا	اللّٰهَ	عُرْضَةً	لِّاَيْمَانِكُمْ
اور	بشارت دو	ایمان والوں (کو)	اور	نہ بناؤ	اللہ (کا نام)	آڑ	اپنی قسموں کی وجہ سے

اور اے حبیب! ایمان والوں کو بشارت دو ○ اور اپنی قسموں کی وجہ سے اللہ کے نام کو

اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ

اَنْ	تَبَرُّوْا	وَ	تَتَّقُوْا	وَ	تُصْلِحُوْا[2]	بَيْنَ النَّاسِ	وَ	اللّٰهُ
کہ	تم احسان، نیکی کرو	اور	پرہیز گاری کرو	اور	صلح کراؤ	لوگوں کے درمیان	اور	اللہ

احسان کرنے اور پرہیز گاری اختیار کرنے اور لوگوں میں صلح کرانے میں آڑ نہ بنالو اور اللہ

1 ...... عورت سے ہر طرح ہم بستری جائز ہے، بشرطیکہ صحبت اگلے مقام میں ہو۔

2 ...... یہاں ایک اہم مسئلہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھالے تو اس کو چاہیے کہ قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ نیک کام کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

جھوٹی قسم کھانا قابلِ گرفت عمل ہے

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ

سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾	لَا يُؤَاخِذُكُمُ	اللّٰهُ	بِاللَّغْوِ	فِيْۤ	اَيْمَانِكُمْ (1)
سننے والا	جاننے والا	پکڑ نہیں فرمائے گا تمہاری	اللہ	بے معنی پر	میں	تمہاری قسموں

سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور اللہ ان قسموں میں تمہاری گرفت نہیں فرمائے گا جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ

وَ	لٰكِنْ	يُّؤَاخِذُكُمْ	بِمَا	كَسَبَتْ	قُلُوْبُكُمْ
اور	لیکن	پکڑ فرماتا ہے تمہاری	(اس) پر جو	کمایا (قصد کیا)	تمہارے دلوں (نے)

ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جن کا تمہارے دلوں نے قصد کیا ہو

ایلاء یعنی بیویوں سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھانے والوں کے لئے شرعی حکم

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ

وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾	لِلَّذِيْنَ	يُؤْلُوْنَ (2)	مِنْ	نِّسَآئِهِمْ
اور	اللہ	بخشنے والا	بڑا حلم والا	ان لوگوں کے لئے جو	ایلا کرتے ہیں	سے	اپنی عورتوں

اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا حلم والا ہے ○ اور وہ جو اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا بیٹھیں ان کے لئے

تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

تَرَبُّصُ	اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ	فَاِنْ	فَآءُوْ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ
انتظار کرنا (ہے)	چار مہینے	پس اگر	وہ لوٹ آئیں، رجوع کر لیں	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا

چار مہینے کی مہلت ہے، پس اگر اس مدت میں وہ رجوع کر لیں تو اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾	وَ	اِنْ	عَزَمُوا	الطَّلَاقَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌ
مہربان	اور	اگر	وہ پختہ ارادہ کر لیں	طلاق (دینے کا)	تو بیشک	اللہ	سننے والا

مہربان ہے ○ اور اگر وہ طلاق کا پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ سننے والا،

(1)...... بات بات پر قسم نہ کھانی چاہئے، بعض لوگ قسم کو تکیہ کلام بنالیتے ہیں کہ ارادہ وبلا ارادہ زبان پر جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی، یہ سخت معیوب عمل ہے۔ (2)...... یہ قسم کھانا کہ میں اپنی بیوی سے چار مہینے تک یا کبھی صحبت نہ کروں گا اسے ایلاء کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر قسم توڑ دے اور چار ماہ کے اندر صحبت کر لے تب تو اس پر قسم کا کفارہ واجب ہے ورنہ چار ماہ کے بعد عورت کو طلاق بائنہ پڑ جائے گی۔

طلاق کے بعد عدت اور رجوع کے چند احکام

عَلِیۡمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَ الۡمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِہِنَّ ثَلٰثَۃَ قُرُوۡٓءٍ ؕ

عَلِیۡمٌ ﴿۲۲۷﴾	وَ	الۡمُطَلَّقٰتُ	یَتَرَبَّصۡنَ	بِاَنۡفُسِہِنَّ	ثَلٰثَۃَ قُرُوۡٓءٍ
جاننے والا	اور	طلاق والی عورتیں	روک کر رکھیں (نکاح سے)	اپنی جانوں کو	تین حیض (تک)

جاننے والا ہے ۞ اور طلاق والی عورتیں اپنی جانوں کو تین حیض تک روکے رکھیں

وَ لَا یَحِلُّ لَہُنَّ اَنۡ یَّکۡتُمۡنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فِیۡۤ

وَ	لَا یَحِلُّ	لَہُنَّ	اَنۡ	یَّکۡتُمۡنَ	مَا	خَلَقَ	اللّٰہُ	فِیۡۤ
اور	نہیں حلال	ان کے لئے	کہ	وہ چھپائیں	جو	پیدا کیا ہے	اللہ (نے)	میں

اور انہیں حلال نہیں کہ اس کو چھپائیں جو اللہ نے ان کے پیٹ میں

اَرۡحَامِہِنَّ اِنۡ کُنَّ یُؤۡمِنَّ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ وَ

اَرۡحَامِہِنَّ	اِنۡ	کُنَّ	یُؤۡمِنَّ	بِاللّٰہِ	وَ	الۡیَوۡمِ	الۡاٰخِرِ	وَ
ان کے رحموں (بچہ دانیوں)	اگر	وہ ہیں	ایمان رکھتی	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	اور

پیدا کیا ہے اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں اور

بُعُوۡلَتُہُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّہِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ اِنۡ اَرَادُوۡۤا

بُعُوۡلَتُہُنَّ	اَحَقُّ	بِرَدِّہِنَّ	فِیۡ	ذٰلِکَ	اِنۡ	اَرَادُوۡۤا (1)
ان کے شوہر	زیادہ حقدار (ہیں)	پھیر لینے کے انہیں	میں	اس (مدت)	اگر	وہ ارادہ کریں

ان کے شوہر اس مدت کے اندر انہیں پھیر لینے کا حق رکھتے ہیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ

اِصۡلَاحًا ؕ وَ لَہُنَّ مِثۡلُ الَّذِیۡ عَلَیۡہِنَّ

اِصۡلَاحًا	وَ	لَہُنَّ	مِثۡلُ	الَّذِیۡ	عَلَیۡہِنَّ
اصلاح (کا)	اور	ان (عورتوں) کے لئے (حق ہے)	مثل	(اس کے) جو	(مردوں کو) اُن پر (ہے)

رکھتے ہوں اور عورتوں کے لئے بھی مردوں پر شریعت کے مطابق ایسے ہی حق ہے جیسا (ان کا)

(1)...... آیت میں "اَرَادُوۡۤا" کے لفظ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طلاق رجعی میں رجوع کے لئے عورت کی مرضی ضروری نہیں صرف مرد کا رجوع کافی ہے، ہاں ظلم کرنے اور عورت سے اپنے انتقام کی آگ بجھانے کے لئے رجوع کرنا سخت برا ہے۔ افسوس کہ ہمارے ہاں اس جہالت کی بھی کمی نہیں، بیویوں کو ظلم وستم اور سسرال سے انتقام لینے کا ذریعہ بنایا جاتا ہے حتّٰی کہ بعض اوقات تو شادی ہی اس نیت سے کی جاتی ہے اور بعض اوقات طلاق کے بعد رجوع اس بری نیت سے کیا جاتا ہے۔

بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

عَزِيْزٌ	اللّٰهُ	وَ	دَرَجَةٌ	عَلَيْهِنَّ	لِلرِّجَالِ	وَ	بِالْمَعْرُوْفِ
غلبے والا	اللہ	اور	فضیلت	ان پر	مردوں کے لئے	اور	بھلائی کے ساتھ (شریعت کے مطابق)

عورتوں پر ہے اور مردوں کو ان پر فضیلت حاصل ہے اور اللہ غالب،

رجعی طلاقوں کی تعداد

حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ

تَسْرِيْحٌۢ	اَوْ	بِمَعْرُوْفٍ	فَاِمْسَاكٌۢ	مَرَّتٰنِ	اَلطَّلَاقُ	حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾
چھوڑ دینا	یا	بھلائی کے ساتھ	پھر روک لینا (ہے)	دوبار (تک ہے)	طلاق	حکمت والا

حکمت والا ہے ○ طلاق دوبار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا اچھے طریقے سے

بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	مِمَّاۤ	تَاْخُذُوْا	اَنْ	لَكُمْ	لَا يَحِلُّ	وَ	بِاِحْسَانٍ (1)
تم نے دیا انہیں	(اس) سے جو	تم لو	کہ	تمہارے لئے	حلال نہیں	اور	احسان کے ساتھ

چھوڑ دینا ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم نے جو کچھ عورتوں کو دیا ہو اس میں سے کچھ واپس لو

خلع کا بیان

شَيْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ

خِفْتُمْ	فَاِنْ	حُدُوْدَ اللّٰهِ	اَلَّا يُقِيْمَا	يَّخَافَاۤ	اَنْ	اِلَّاۤ	شَيْـًٔا
تمہیں ڈر ہو	تو اگر	اللہ کی حدیں	کہ قائم نہ رکھ سکیں گے	دونوں ڈریں	(یہ) کہ	مگر	کچھ

مگر اس صورت میں کہ دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو اگر تمہیں خوف ہو

اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ

افْتَدَتْ	فِيْمَا	عَلَيْهِمَا	فَلَا جُنَاحَ	حُدُوْدَ اللّٰهِ	اَلَّا يُقِيْمَا
عورت بدلہ دے کر چھٹکارا لے	(اس) میں جو	ان پر	تو نہیں گناہ	اللہ کی حدیں	کہ وہ قائم نہ کر سکیں گے

کہ میاں بیوی اللہ کی حدوں کو قائم نہ کر سکیں گے تو ان پر اُس (مالی معاوضے) میں کچھ گناہ نہیں جو عورت بدلے

(1)... اچھے طریقے سے روکنے سے مراد رجوع کرکے روک لینا اور اچھے طریقے سے چھوڑ دینے سے مراد ہے کہ طلاق دے کر عدت ختم ہونے دے کہ اس طرح ایک طلاق ہی بائنہ ہو جاتی ہے۔ شریعت نے طلاق دینے اور نہ دینے کی دونوں صورتوں میں بھلائی اور خیر خواہی کا فرمایا ہے، ہمارے زمانے میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد دونوں صورتوں میں الٹا چلتی ہے، طلاق دینے میں بھی غلط طریقہ اور بیوی کو رکھنے میں غلط طریقہ۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔

بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ

بِهٖ	تِلْكَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	فَلَا تَعْتَدُوْهَا	وَ	مَنْ	یَّتَعَدَّ
اس کے ساتھ	یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	تو آگے نہ بڑھو ان سے	اور	جو	آگے بڑھے

میں دے کر چھٹکارا حاصل کر لے، یہ اللہ کی حدیں ہیں، ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے

حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا

حُدُوْدَ اللّٰهِ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾	فَاِنْ	طَلَّقَهَا
اللہ کی حدوں (سے)	تو یہ لوگ	وہ (وہی)	ظلم کرنے والے	پھر اگر	وہ طلاق دے اسے (تیسری)

آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں ○ پھر اگر شوہر بیوی کو (تیسری) طلاق دیدے

فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ

فَلَا تَحِلُّ	لَهٗ	مِنْۢ	بَعْدُ	حَتّٰى	تَنْكِحَ (1)
تو وہ عورت حلال نہ ہوگی	اس کے لئے	سے	(اس کے) بعد	یہاں تک کہ	وہ نکاح کرے

تو اب وہ عورت اس کیلئے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند سے

زَوْجًا غَیْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ

زَوْجًا	غَیْرَهٗ	فَاِنْ	طَلَّقَهَا	فَلَا جُنَاحَ	عَلَیْهِمَاۤ
شوہر (سے)	اس (پہلے شوہر) کے علاوہ	پھر اگر	وہ طلاق دے اسے	تو نہیں گناہ	ان دونوں پر

نکاح نہ کرے، پھر وہ دوسرا شوہر اگر اسے طلاق دیدے تو ان دونوں پر ایک

اَنْ یَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَ

اَنْ یَّتَرَاجَعَاۤ	اِنْ	ظَنَّاۤ	اَنْ	یُّقِیْمَا	حُدُوْدَ اللّٰهِ	وَ
کہ رجوع کر لیں	اگر	وہ دونوں گمان کریں	کہ	قائم رکھ لیں گے	اللہ کی حدیں	اور

دوسرے کی طرف لوٹ آنے میں کچھ گناہ نہیں اگر وہ یہ سمجھیں کہ (اب) اللہ کی حدوں کو قائم رکھ لیں گے اور

تین طلاقوں کے بعد عورت شرعی حلالہ کے بغیر پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں

(1)..... تین طلاقیں تین مہینوں میں دی جائیں یا ایک مہینے میں یا ایک دن میں یا ایک نشست میں یا ایک جملے میں بہر صورت تینوں واقع ہو جاتی ہیں اور عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے۔ تین طلاقوں کے بعد بغیر شرعی طریقے کے مرد و عورت کا ہم بستری وغیرہ کرنا صریح حرام و ناجائز ہے اور ایسی صلح کی کوشش کروانے والے بھی گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

عورت کو رکھنے یا طلاق دینے دونوں صورتوں میں اچھے سلوک کا حکم اور عورتوں پر ظلم حرام ہونے کا بیان

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ یُبَیِّنُهَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَ

تِلْكَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	یُبَیِّنُهَا	لِقَوْمٍ	یَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾	وَ
یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	وہ بیان کرتا ہے انہیں	(اس) قوم کے لئے (جو)	جانتے ہیں	اور

یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں وہ دانش مندوں کے لئے بیان کرتا ہے ○ اور

اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

اِذَا	طَلَّقْتُمُ	النِّسَآءَ	فَبَلَغْنَ	اَجَلَهُنَّ	فَاَمْسِكُوْهُنَّ
جب	تم طلاق دو	عورتوں (کو)	پھر وہ پہنچ جائیں	اپنی مقررہ مدت (کے قریب)	تو روک لو انہیں

جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی (عدت کی اختتامی) مدت (کے قریب) تک پہنچ جائیں تو اس وقت انہیں

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّ لَا تُمْسِكُوْهُنَّ

بِمَعْرُوْفٍ	اَوْ	سَرِّحُوْهُنَّ	بِمَعْرُوْفٍ	وَّ	لَا تُمْسِكُوْهُنَّ
بھلائی کے ساتھ	یا	چھوڑ دو انہیں	بھلائی کے ساتھ	اور	نہ روکو انہیں

اچھے طریقے سے روک لو یا اچھے طریقے سے چھوڑ دو اور انہیں

ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ

ضِرَارًا	لِّتَعْتَدُوْا [1]	وَ	مَنْ	یَّفْعَلْ	ذٰلِكَ
تکلیف (دینے کے لئے)	تاکہ تم ظلم کرو، زیادتی کرو	اور	جو	کرے	یہ (ایسا)

نقصان پہنچانے کے لئے نہ روک رکھو تاکہ تم (ان پر) زیادتی کرو اور جو ایسا کرے

فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ز

فَقَدْ	ظَلَمَ	نَفْسَهٗ	وَ	لَا تَتَّخِذُوْۤا	اٰیٰتِ اللّٰهِ	هُزُوًا
تو تحقیق، بیشک	اس نے ظلم کیا	اپنی جان (پر)	اور	نہ بنالو	اللہ کی آیتوں (کو)	مذاق

تو اس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا مذاق نہ بنالو

[1] ...طلاق والی عورت کی عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کرنے یا نہ کرنے کا مرد کو اختیار ہے لیکن اس اختیار کو ظلم وزیادتی کا حیلہ بنانا ممنوع وناجائز ہے۔ جو اس طرح کرتا ہے وہ اپنی جان پر ہی ظلم کرتا ہے اور یہ فعل سراسر اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو مذاق بنانے کے مترادف ہے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ کائنات میں بیویوں پر ظلم وستم اور احکامِ شرعیہ کی مخالفت کو اور کوئی نہ بھی جانتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ تو یقیناً جانتا ہے اور اس کی بارگاہ میں تو جواب دینا ہی پڑے گا۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ

عَلَيْكُمْ	اَنْزَلَ	مَآ	وَ	عَلَيْكُمْ	نِعْمَتَ اللّٰهِ	اذْكُرُوْا	وَ
تمہارے اوپر	نازل کی، اتاری	وہ جو	اور	اپنے اوپر	اللہ کی نعمت، احسان	یاد کرو	اور

اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو اور اس نے تم پر جو

مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا

اتَّقُوا	وَ	بِهٖ	يَعِظُكُمْ	الْحِكْمَةِ	وَ	الْكِتٰبِ	مِّنَ
ڈرتے رہو	اور	اس کے ذریعے	وہ نصیحت فرماتا ہے تمہیں	حکمت	اور	کتاب	سے

کتاب اور حکمت اتاری ہے (اسے یاد کرو) اس کے ذریعے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے اور اللہ سے

اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ ع وَاِذَا طَلَّقْتُمُ

طَلَّقْتُمُ	اِذَا	وَ	عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾	بِكُلِّ شَیْءٍ	اللّٰهَ	اَنَّ	اعْلَمُوْٓا	وَ	اللّٰهَ
تم طلاق دو	جب	اور	جاننے والا	ہر چیز کو	اللہ	کہ، بیشک	جان لو	اور	اللہ (سے)

ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ○ اور جب تم عورتوں کو

النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ

اَنْ	فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ	اَجَلَهُنَّ	فَبَلَغْنَ	النِّسَآءَ
(اس سے) کہ	تو نہ روکو انہیں	اپنی مقررہ مدت (کو)	پھر وہ پہنچ جائیں	عورتوں (کو)

طلاق دو اور ان کی (عدت کی) مدت پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں

يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ

بَيْنَهُمْ	تَرَاضَوْا	اِذَا	اَزْوَاجَهُنَّ	يَّنْكِحْنَ [1]
اپنے درمیان (آپس میں)	وہ راضی ہوں	جب	اپنے شوہروں (سے)	وہ نکاح کرلیں

اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ آپس میں شریعت کے موافق

طلاق کے بعد مرد وعورت دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو عورت کے سرپرستوں کو بلاوجہ منع کرنے کا حق نہیں

الربع ۲۹ ع ۱۳

(1)..... جب کسی عورت کی عدت گزر جائے اور عدت کے بعد وہ عورت کسی سے نکاح کا ارادہ کرے خواہ وہ کوئی نیا آدمی ہو یا وہی ہو جس نے (رجعی یا تین سے کم بائنہ) طلاق دی تھی تو اگر وہ مرد و عورت باہم رضامند ہیں تو عورت کے سرپرستوں کو بلاوجہ منع کرنے کا حق نہیں۔

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ

كَانَ	مَنْ	بِهٖ	يُوْعَظُ	ذٰلِكَ	بِالْمَعْرُوْفِ
ہو	(اسے) جو	اس کے ساتھ	نصیحت کی جاتی ہے	یہ	بھلائی کے ساتھ (شریعت کے مطابق)

رضامند ہو جائیں۔ یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو

مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى

اَزْكٰى	ذٰلِكُمْ [1]	الْاٰخِرِ	الْيَوْمِ	وَ	بِاللّٰهِ	يُؤْمِنُ	مِنْكُمْ
زیادہ ستھرا (ہے)	یہ (کام)	آخرت (پر)	دن، روز	اور	اللہ پر	ایمان رکھتا	تم میں سے

تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ

لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾	اَنْتُمْ	وَ	يَعْلَمُ	اللّٰهُ	وَ	اَطْهَرُ	وَ	لَكُمْ
نہیں جانتے	تم	اور	جانتا ہے	اللہ	اور	بہت پاکیزہ	اور	تمہارے لئے

تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ کام ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ

كَامِلَيْنِ	حَوْلَيْنِ	اَوْلَادَهُنَّ	يُرْضِعْنَ [2]	الْوَالِدٰتُ	وَ
کامل، پورے	دو سال	اپنے بچوں (کو)	دودھ پلائیں	مائیں	اور

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں،

بچے کو دودھ پلانے سے متعلق چند شرعی احکام

لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى

عَلَى	وَ	الرَّضَاعَةَ	يُّتِمَّ	اَنْ	اَرَادَ	لِمَنْ
(اس) پر	اور	دودھ پلانے کی مدت	پوری کرے	کہ	ارادہ کرے، چاہے	(اس) کے لئے جو

(یہ حکم) اس کے لئے (ہے) جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے اور

[1] ...... یعنی اس حکم پر عمل کرنا تمہارے لئے زیادہ پاکیزگی وطہارت کا باعث ہے کیونکہ بعض اوقات سابقہ تعلقات کی وجہ سے عورتیں غلط قدم بھی اٹھا لیتی ہیں جو بعد میں سب کے لئے پریشانی کا باعث بنتا ہے، اس لئے عورتوں کو مزید نکاح سے بلاوجہ منع نہ کرو۔

[2] ...... بچے کو دودھ پلانے سے متعلق احکام کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 357 کا مطالعہ فرمائیں۔

الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِؕ

الْمَوْلُوْدِ لَهٗ	رِزْقُهُنَّ	وَ	كِسْوَتُهُنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ
مولود (جنا گیا بچہ) جس کے لئے (باپ)	ان کی خوراک	اور	ان کا لباس	بھلائی کے ساتھ (عرف کے مطابق)

بچے کے باپ پر رواج کے مطابق عورتوں کے کھانے اور پہننے کی ذمہ داری ہے۔

لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَاۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ

لَا تُكَلَّفُ	نَفْسٌ	اِلَّا	وُسْعَهَا	لَا تُضَآرَّ	وَالِدَةٌۢ
تکلیف نہیں دی جائے گی	کوئی جان	مگر	اس کی طاقت (کے مطابق)	ضرر نہیں دی جائے گی	والدہ، ماں

کسی جان پر اتنا ہی بوجھ رکھا جائے گا جتنی اس کی طاقت ہو۔ماں کو

بِوَلَدِهَا وَ لَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖۗ

بِوَلَدِهَا	وَ	لَا	مَوْلُوْدٌ لَّهٗ [1]	بِوَلَدِهٖ
اپنے بچے کے سبب	اور	نہ (وہ جو)	مولود (جنا گیا بچہ) جس کے لئے (باپ)	اپنے بچے کے سبب

اس کی اولاد کی وجہ سے تکلیف نہ دی جائے اور نہ باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے تکلیف دی جائے

وَ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ

وَ	عَلَى	الْوَارِثِ [2]	مِثْلُ	ذٰلِكَ	فَاِنْ	اَرَادَا	فِصَالًا	عَنْ
اور	پر	وارث	مثل	اس کی (حکم ہے)	پھر اگر	وہ دونوں چاہیں	دودھ چھڑانا	سے

اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی (حکم) ہے پھر اگر ماں باپ دونوں

تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاؕ وَ اِنْ

تَرَاضٍ	مِّنْهُمَا	وَ	تَشَاوُرٍ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	وَ	اِنْ
رضامندی	ان دونوں سے (باہمی)	اور	مشورے	تو نہیں	گناہ	ان دونوں پر	اور	اگر

آپس کی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر

[1] ...ماں کا بچے کو ضرر دینا یہ ہے کہ اس کو وقت پر دودھ نہ دے اور اس کی نگرانی نہ رکھے یا اپنے ساتھ مانوس کر لینے کے بعد چھوڑ دے اور باپ کا بچے کو ضرر دینا یہ ہے کہ مانوس بچہ کو ماں سے چھین لے یا ماں کے حق میں کوتاہی کرے جس سے بچہ کو نقصان پہنچے۔

[2] ...اگر باپ فوت ہو گیا ہو تو جو ذمہ داریاں باپ پر ہوتی ہیں وہ اب اس کے قائم مقام پر ہوں گی۔

أَرَدْتُّمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ

أَرَدْتُّمْ	أَنْ	تَسْتَرْضِعُوْٓا	أَوْلَادَكُمْ	فَلَا	جُنَاحَ
تم ارادہ کرو، چاہو	کہ	دودھ پلواؤ(دائیوں سے)	اپنے بچوں(کو)	تو نہیں	کوئی گناہ(مضائقہ)

تم چاہو کہ (دوسری عورتوں سے) اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر

عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاتَّقُوا

عَلَيْكُمْ	إِذَا	سَلَّمْتُمْ	مَّآ	اٰتَيْتُمْ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	اتَّقُوا
تم پر	جب	سپرد کردو، ادا کردو	وہ(معاوضہ)جو	تم نے دینا تھا	بھلائی کے ساتھ	اور	ڈرو

کوئی مضائقہ نہیں جب کہ جو معاوضہ دینا تم نے مقرر کیا ہو وہ بھلائی کے ساتھ ادا کر دو اور اللہ سے

اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾

اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْٓا	أَنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾
اللہ(سے)	اور	جان لو	کہ، بیشک	اللہ	ساتھ جو(اسے جو)	تم کرتے ہو	دیکھنے والا(ہے)

ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○

فوت شدہ آدمی کی بیوی کی عدت کا بیان

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا

وَ	الَّذِيْنَ	يُتَوَفَّوْنَ (1)	مِنْكُمْ	وَ	يَذَرُوْنَ	أَزْوَاجًا
اور	وہ لوگ جو	فوت ہو جائیں، مر جائیں	تم میں سے	اور	چھوڑ جائیں	بیویاں

اور تم میں سے جو مر جائیں اور بیویاں چھوڑیں

يَّتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَإِذَا بَلَغْنَ

يَّتَرَبَّصْنَ	بِأَنْفُسِهِنَّ	أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ	وَّ	عَشْرًا	فَإِذَا	بَلَغْنَ
(تو وہ بیویاں) روک کر رکھیں	اپنی جانوں کو	چار مہینے	اور	دس(دن)	تو جب	وہ پہنچ جائیں

تو وہ بیویاں چار مہینے اور دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب وہ اپنی (اختتامی) مدت کو

(1)...اس آیت میں فوت شدہ آدمی کی بیوی کی عدت کا بیان ہے کہ بیوی کی عدت 4ماہ 10دن ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جب شوہر کا انتقال چاند کی پہلی تاریخ کو ہوا ہو ورنہ عورت 130دن پورے کرے گی۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج1، ص359 پر ملاحظہ فرمائیں۔

اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ

اَجَلَهُنَّ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَیْكُمْ	فِیْمَا	فَعَلْنَ [1]
اپنی (عدت کی اختتامی) مدت	تو نہیں	کوئی گناہ (حرج)	تمہارے اوپر	(اس کام) میں جو	وہ کریں

پہنچ جائیں تو اے والیو! تم پر اس کام میں کوئی حرج نہیں جو عورتیں اپنے معاملہ میں

فِیْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

فِیْۤ	اَنْفُسِهِنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
میں	اپنی جانوں	بھلائی کے ساتھ (شریعت کے مطابق)	اور	اللہ	ساتھ جو (اس کی جو)	تم کرتے ہو

شریعت کے مطابق کریں اور اللہ تمہارے کاموں سے

خَبِیْرٌ ﴿۲۳۴﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ

خَبِیْرٌ ﴿۲۳۴﴾	وَ	لَا	جُنَاحَ	عَلَیْكُمْ	فِیْمَا	عَرَّضْتُمْ [2]
خبر رکھنے والا (ہے)	اور	نہیں	کوئی گناہ	تمہارے اوپر	(اس بارے) میں جو	تم اشارہ کنایا کرو

خبردار ہے ○ اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں جو اشارے کنائے سے تم

بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِیْۤ اَنْفُسِكُمْؕ عَلِمَ

بِهٖ	مِنْ	خِطْبَةِ النِّسَآءِ	اَوْ	اَكْنَنْتُمْ	فِیْۤ	اَنْفُسِكُمْ	عَلِمَ
اس کے ساتھ	سے	عورتوں کے نکاح کا پیغام	یا	تم چھپا کر رکھو	میں	اپنے دلوں	جانتا ہے

عورتوں کو نکاح کا پیغام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو۔ اللہ کو معلوم

اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا

اللّٰهُ	اَنَّكُمْ	سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ	وَ	لٰكِنْ	لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ	سِرًّا
اللہ	کہ تم	عنقریب تذکرہ کرو گے ان کا	اور	لیکن	وعدہ نہ کرو ان سے	پوشیدہ، خفیہ

ہے کہ اب تم ان کا تذکرہ کرو گے لیکن ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو

عدت وفات گزارنے والی عورت سے نکاح کے متعلق شرعی احکام

[1] ...... اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے معاملات کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہے اور وہ خود بھی اپنا نکاح کر سکتی ہیں البتہ مشورے سے چلنا بہر حال بہتر ہے۔ [2] ...... وفات کی عدت گزارنے والی عورت سے نکاح کرنا یا نکاح کا کھلا پیغام دینا یا نکاح کا وعدہ کر لینا تو حرام ہے لیکن پردے کے ساتھ خواہش نکاح کا اظہار گناہ نہیں مثلاً یہ کہے کہ تم بہت نیک عورت ہو، یا اپنا ارادہ دل ہی میں رکھے اور زبان سے کسی طرح نہ کہے، یہ بھی گناہ نہیں۔

إِلَّآ أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا

إِلَّآ	أَنْ	تَقُوْلُوْا	قَوْلًا	مَعْرُوْفًا	وَ	لَا تَعْزِمُوْا
مگر	یہ کہ	کہہ لو	کوئی بات	اچھی (شریعت کے مطابق)	اور	پختہ نہ کرنا، پختہ ارادہ نہ کرنا

مگر یہ کہ شریعت کے مطابق کوئی بات کہہ لو اور عقدِ نکاح کو

عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا

عُقْدَةَ النِّكَاحِ	حَتّٰى	يَبْلُغَ	الْكِتٰبُ	أَجَلَهُ	وَ	اعْلَمُوْٓا
عقدِ نکاح (کو)	یہاں تک کہ	پہنچ جائے	لکھا ہوا	اپنی مدت (کے اختتام کو)	اور	جان لو

پختہ نہ کرنا جب تک (عدت کا) لکھا ہوا (حکم) اپنی (اختتامی) مدت کو نہ پہنچ جائے اور جان لو

أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا

أَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا	فِيْٓ	أَنْفُسِكُمْ	فَاحْذَرُوْهُ	وَ	اعْلَمُوْٓا
کہ، بیشک	اللہ	جانتا ہے	وہ جو	میں	تمہارے دلوں	تو ڈرو اس سے	اور	جان لو

کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو

أَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ

أَنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾	لَا	جُنَاحَ (1)	عَلَيْكُمْ	إِنْ	طَلَّقْتُمُ
کہ، بیشک	اللہ	بخشنے والا	حلم والا	نہیں	کوئی گناہ (مطالبہ)	تمہارے اوپر	اگر	تم طلاق دو

کہ اللہ بہت بخشنے والا، حلم والا ہے ۝ اگر تم عورتوں کو طلاق

عورت کے حقِ مہر سے متعلق چند شرعی احکام

النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ

النِّسَآءَ	مَا	لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ	أَوْ	تَفْرِضُوْا	لَهُنَّ	فَرِيْضَةً
عورتوں (کو)	جب تک	تم نے نہ چھوا ہو انہیں	یا	(نہ) مقرر کر لیا ہو	ان کے لئے	کوئی مہر

دیدو تو جب تک تم نے ان کو چھوا نہ ہو یا کوئی مہر نہ مقرر کر لیا ہو تب تک تم پر کچھ مطالبہ نہیں

(1) ......اس آیت سے مہر کے چند مسائل بیان کئے جا رہے ہیں، ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 361 تا 363 مطالعہ فرمائیں۔

وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى

وَّ	مَتِّعُوْهُنَّ	عَلَى	الْمُوْسِعِ	قَدَرُهٗ	وَ	عَلَى
اور	برتنے کو دو انہیں	پر	وسعت والے، مالدار	اس کی گنجائش، قدرت (کے مطابق)	اور	پر

اور ان کو (ایک جوڑا) برتنے کو دو۔ مالدار پر اس کی طاقت کے مطابق اور

الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ

الْمُقْتِرِ	قَدَرُهٗ	مَتَاعًا	بِالْمَعْرُوْفِ [1]
فقیر، تنگدست	اس کی گنجائش، قدرت (کے مطابق)	فائدہ پہنچانا	بھلائی کے ساتھ (شرعی دستور کے مطابق)

تنگدست پر اس کی طاقت کے مطابق دینا لازم ہے۔ شرعی دستور کے مطابق انہیں فائدہ پہنچاؤ،

حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ

حَقًّا	عَلَى	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾	وَ	اِنْ	طَلَّقْتُمُوْهُنَّ	مِنْ	قَبْلِ
حق (واجب ہے)	پر	احسان، بھلائی کرنے والوں	اور	اگر	تم طلاق دو انہیں	سے	پہلے

یہ بھلائی کرنے والوں پر واجب ہے ○ اور اگر تم عورتوں کو انہیں

اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً

اَنْ	تَمَسُّوْهُنَّ	وَ	قَدْ	فَرَضْتُمْ	لَهُنَّ	فَرِيْضَةً
کہ	تم نے چھوا انہیں	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک	تم نے مقرر کر دیا	ان کے لئے	کچھ مہر

چھونے سے پہلے طلاق دیدو اور تم ان کے لئے کچھ مہر بھی مقرر کر چکے ہو

فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ

فَنِصْفُ	مَا	فَرَضْتُمْ	اِلَّاۤ	اَنْ	يَّعْفُوْنَ	اَوْ
تو آدھا (مہر ہے)	(اس کا) جو	تم نے مقرر کیا تھا	مگر	یہ کہ	وہ عورتیں معاف کر دیں	یا

تو جتنا تم نے مقرر کیا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ مہر معاف کر دیں یا

[1] ......ان آیات سے معلوم ہوا کہ علم فقہ بہت فضیلت اور اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس میں عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات جیسے نکاح، حق مہر اور طلاق وغیرہ سے متعلق بھی شرعی احکام بیان کئے جاتے ہیں۔

يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ

اَنْ	وَ	عُقْدَةُ النِّكَاحِ	بِيَدِهٖ	الَّذِيْ	يَعْفُوَا [1]
یہ کہ	اور	نکاح کی گرہ	اس کے ہاتھ میں (ہے)	وہ جو	معاف کردے، زیادہ دے

وہ (شوہر) زیادہ دیدے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اے مردو!

تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ

الْفَضْلَ [2]	لَا تَنْسَوُا	وَ	لِلتَّقْوٰى	اَقْرَبُ	تَعْفُوْۤا
احسان کرنا	نہ بھول جاؤ	اور	پرہیزگاری کے	(یہ) زیادہ قریب ہے	تم معاف کردو، زیادہ دو

تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری کے زیادہ نزدیک ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنا

بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (۲۳۷)

بَصِيْرٌ (۲۳۷)	تَعْمَلُوْنَ	بِمَا	اللّٰهَ	اِنَّ	بَيْنَكُمْ
دیکھ رہا ہے	تم کرتے ہو	ساتھ جو (اسے جو)	اللہ	بیشک	اپنے درمیان (ایک دوسرے پر)

نہ بھولو بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ

وَ	الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى	وَ	الصَّلَوٰتِ	عَلَى	حٰفِظُوْا
اور	(بطورِ خاص) درمیانی نماز (پر)	اور	تمام نمازوں	پر	تم محافظت کرو (پابندی کرو)

تمام نمازوں کی پابندی کرو اور خصوصاً درمیانی نماز کی اور

قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (۲۳۸) فَاِنْ خِفْتُمْ

خِفْتُمْ	فَاِنْ	قٰنِتِيْنَ (۲۳۸)	لِلّٰهِ	قُوْمُوْا
تمہیں خوف ہو	پھر اگر	فرمانبرداری کرتے ہوئے، ادب سے	اللہ کے لئے (کے حضور)	کھڑے ہوا کرو

اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہوا کرو ○ پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو

طلاق کے بعد بھی آپس میں خوشگوار تعلقات رکھنے کی ہدایت

عمومی طور پر تمام نمازوں اور بطورِ خاص نمازِ عصر کی پابندی کرنے کی تاکید

خوف کی حالت میں نماز کا شرعی حکم اور اس کا طریقہ

(1)... معاف کرنے کی صورت یہ ہے کہ شوہر پورا مہر ادا کر چکا تھا اور مذکورہ صورت میں اس پر چونکہ آدھا مہر واجب ہوا لہٰذا بقیہ آدھا واپس نہ لے بلکہ اسی کو دیدے۔ زیادہ دینے کی صورت یہ ہے کہ ابھی شوہر نے مہر ادا نہیں کیا تھا تو وہ آدھا مہر دینے کی بجائے پورا مہر ادا کردے۔ (2)... طلاق کا معاملہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ عموماً دونوں فریق جذبہ انتقام میں اندھے ہوتے اور ایک دوسرے کو جان سے مار دینے کے خواہشمند ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ یہاں پر بھی آپس میں حسنِ سلوک کا حکم فرما رہا ہے اور اس میں بھی خصوصاً مرد کو زیادہ تاکید ہے کیونکہ زیادہ ایذا عام طور پر مرد اور اس کے خاندان کی طرف سے ہوتی ہے۔

فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا

فَرِجَالًا	اَوْ	رُكْبَانًا (1)	فَاِذَآ	اَمِنْتُمْ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَمَا
تو پیدل	یا	سوار (بہر حال نماز پڑھو)	پھر جب	بے خوف ہو جاؤ	تو یاد کرو	اللہ (کو)	جیسے

تو پیدل یا سوار (جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لو) پھر جب حالتِ اطمینان میں ہو جاؤ تو اللہ کو یاد کرو جیسا

عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ

عَلَّمَكُمْ	مَّا	لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾	وَ	الَّذِيْنَ	يُتَوَفَّوْنَ
اس نے سکھایا ہے تمہیں	وہ جو	تم نہ جانتے تھے	اور	وہ لوگ جو	فوت ہو جائیں، مر جائیں

اس نے تمہیں سکھایا ہے جو تم نہ جانتے تھے ○ اور جو تم میں مر جائیں

مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ

مِنْكُمْ	وَ	يَذَرُوْنَ	اَزْوَاجًا	وَّصِيَّةً (2)	لِّاَزْوَاجِهِمْ
تم میں سے	اور	چھوڑ جائیں	بیویاں	(تو شوہر کر دیں) وصیت	اپنی بیویوں کے لئے

اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے

مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ

مَّتَاعًا	اِلَى	الْحَوْلِ	غَيْرَ اِخْرَاجٍ	فَاِنْ	خَرَجْنَ
نان نفقہ (کی)	تک	سال	بغیر نکالے (انہیں گھروں سے)	پھر اگر	وہ (خود) نکل جائیں

(انہیں گھروں سے) نکالے بغیر سال بھر تک خرچہ دینے کی وصیت کر جائیں پھر اگر وہ خود نکل جائیں

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ

فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيْ	مَا	فَعَلْنَ	فِيْٓ	اَنْفُسِهِنَّ
تو نہیں	کوئی گناہ	تمہارے اوپر	(اس معاملے) میں	جو	وہ کریں	میں	اپنی جانوں

تو تم پر اس معاملے میں کوئی گرفت نہیں جو وہ اپنے بارے میں

ایک منسوخ حکم: مرنے والے کے لئے بیوی کو سال بھر کا نفقہ دینے کی وصیت ضروری ہے

(1)...... یہاں دشمن یا درندے وغیرہ کے خوف کی حالت میں نماز کا حکم اور طریقہ بیان کیا گیا ہے، اگر خوف کی ایسی صورت ہو کہ ایک جگہ ٹھہرنا ممکن ہو جائے تو پیدل چلتے ہوئے یا سواری پر جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لو۔ (2)...... ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عدت ایک سال تھی اور اس ایک سال میں وہ شوہر کے گھر رہ کر نان ونفقہ پانے کی مستحق ہوتی تھی، پھر ایک سال کی عدت تو سورۂ بقرہ کی آیت 234 سے منسوخ ہوئی اور سال بھر کا نفقہ سورۂ نساء کی آیت نمبر 12 یعنی آیتِ میراث سے منسوخ ہوا۔

طلاق کی عدت میں عورت کو نان نفقہ دینا شوہر پر لازم ہے

مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَ

وَ	حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾	عَزِيْزٌ [1]	اللّٰهُ	وَ	مَّعْرُوْفٍ	مِنْ
اور	حکمت والا	عزت والا، زبردست	اللہ	اور	معروف طریقے (شریعت کے مطابق)	سے

شریعت کے مطابق کریں اور اللہ زبردست، حکمت والا ہے ○ اور

لِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا

حَقًّا	بِالْمَعْرُوْفِ	مَتَاعٌ [2]	لِلْمُطَلَّقٰتِ
حق (ہے)	بھلائی کے ساتھ (شرعی دستور کے مطابق)	نان نفقہ، خرچہ (ہے)	طلاق والی عورتوں کے لئے

طلاق والی عورتوں کے لئے بھی شرعی دستور کے مطابق خرچہ ہے، یہ

طلاق اور عدت کے احکام بیان کرنے کا مقصد

عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ

اٰيٰتِهٖ	لَكُمْ	اللّٰهُ	يُبَيِّنُ	كَذٰلِكَ	الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾	عَلَى
اپنی آیتیں	تمہارے لئے	اللہ	بیان کرتا ہے	اسی طرح	پرہیزگاروں	پر

پرہیزگاروں پر واجب ہے ○ اللہ اسی طرح تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے

موت سے ڈر کر بھاگنے والی بنی اسرائیل کی ایک جماعت کا واقعہ

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	اِلَى	اَلَمْ تَرَ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾	لَعَلَّكُمْ
ان لوگوں کے جو	کی طرف	کیا تم نے نہ دیکھا	سمجھ جاؤ	تاکہ تم

تاکہ تم سمجھو ○ اے حبیب! کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا تھا جو

خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ هُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪

حَذَرَ الْمَوْتِ	اُلُوْفٌ	هُمْ	وَ	دِيَارِهِمْ	مِنْ	خَرَجُوْا
موت کے ڈر (سے)	ہزاروں (تھے)	وہ	اور	اپنے گھروں، شہروں	سے	نکلے

موت کے ڈر سے ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکلے

ع ۳۱/۱۵

1— لفظ "عَزِيْزٌ" عزۃ سے بنا ہے، یہ مختلف معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے عزت والا، غلبے والا اور زبردست وغیرہ

2— یہاں آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ طلاق کی عدت میں شوہر پر عورت کو نان نفقہ دینا لازم ہے۔ تفصیل کے لئے بہار شریعت، ج2، حصہ 8 سے "نفقہ کا بیان" مطالعہ فرمائیں۔

فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْیَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اِنَّ	اَحْیَاهُمْ	ثُمَّ	مُوْتُوْا [1]	اللّٰهُ	لَهُمُ	فَقَالَ
اللہ	بیشک	اس نے زندہ کیا انہیں	پھر	مرجاؤ	اللہ (نے)	ان سے	تو فرمایا

تو اللہ نے ان سے فرمایا: مرجاؤ پھر انہیں زندہ فرما دیا، بیشک اللہ

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

اَكْثَرَ النَّاسِ	لٰكِنَّ	وَ	النَّاسِ	عَلَى	لَذُوْ فَضْلٍ
اکثر لوگ	لیکن	اور	لوگوں	پر	تحقیق فضل کرنے والا (ہے)

لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ

لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ

وَ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	فِیْ	قَاتِلُوْا	وَ	لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾
اور	اللہ کی راہ	میں	تم لڑائی کرو	اور	شکر ادا نہیں کرتے

شکر ادا نہیں کرتے ○ اور اللہ کی راہ میں لڑو اور

راہِ خدا میں جہاد کرنے کا حکم

اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِیْ

الَّذِیْ	ذَا	مَنْ	عَلِیْمٌ ﴿۲۴۴﴾	سَمِیْعٌ	اللّٰهَ	اَنَّ	اعْلَمُوْۤا
جو	وہ	کون، ہے کوئی	جاننے والا	سننے والا	اللہ	کہ، بیشک	جان لو

جان لو کہ اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○ ہے کوئی جو

یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ

لَهٗۤ	فَیُضٰعِفَهٗ	حَسَنًا	قَرْضًا [2]	اللّٰهَ	یُقْرِضُ
اس کے لئے	تو اللہ دگنا کر دے گا اس (قرض) کو	حسن، اچھا	قرض	اللہ (کو)	قرض دے

اللہ کو اچھا قرض دے تو اللہ اس کے لئے اس قرض کو

راہِ خدا میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کی ترغیب اور اس کا ثمرہ

(1)...... اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ آدمی موت کے ڈر سے بھاگ کر جان نہیں بچا سکتا تو بھاگنا بے کار ہے، جو موت مقدر ہے وہ ضرور پہنچے گی۔ آدمی کو چاہئے کہ رضائے الٰہی پر راضی رہے۔ (2)...... راہِ خدا میں اِخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا، یہ اللہ تعالیٰ کا کمال درجے کا لطف و کرم ہے کیونکہ بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا ہے، حقیقی مالک وہی جبکہ بندہ اس کی عطا سے مجازی ملک رکھتا ہے لیکن پھر بھی مجازی ملک والے کے دینے کو قرض سے تعبیر فرمایا ہے۔

اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً ؕ وَ اللّٰہُ یَقۡبِضُ وَ یَبۡصُۜطُ ۪ وَ

وَ	یَبۡصُۜطُ	وَ	یَقۡبِضُ	اللّٰہُ	وَ	کَثِیۡرَۃً	اَضۡعَافًا
اور	فراخی کرتا ہے، وسعت دیتا ہے	اور	تنگی کرتا ہے	اللہ	اور	بہت	گنا

بہت گنا بڑھادے اور اللہ تنگی دیتا ہے اور وسعت دیتا ہے اور

اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمۡ تَرَ اِلَی الۡمَلَاِ مِنۡۢ

مِنۡۢ	الۡمَلَاِ	اِلَی	اَلَمۡ تَرَ (1)	تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۴۵﴾	اِلَیۡہِ
سے	گروہ، جماعت	کی طرف	کیا تم نے نہ دیکھا	تم لوٹائے جاؤ گے	اس کی طرف

تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○ اے حبیب! کیا تم نے

بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰی ۘ اِذۡ قَالُوۡا لِنَبِیٍّ

لِنَبِیٍّ	قَالُوۡا	اِذۡ	بَعۡدِ مُوۡسٰی	مِنۡۢ	بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ
ایک نبی سے	انہوں نے کہا	جب	موسیٰ کے بعد	سے	بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب

بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو نہ دیکھا جو موسیٰ کے بعد ہوا، جب انہوں نے اپنے ایک نبی

لَّہُمُ ابۡعَثۡ لَنَا مَلِکًا نُّقَاتِلۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ

سَبِیۡلِ اللّٰہِ	فِیۡ	نُّقَاتِلۡ	مَلِکًا	لَنَا	ابۡعَثۡ	لَّہُمُ
اللہ کی راہ	میں	(تاکہ) ہم لڑیں	ایک بادشاہ	ہمارے لئے	آپ بھیجیں (مقرر کردیں)	اپنے

سے کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کردیں تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں،

قَالَ ہَلۡ عَسَیۡتُمۡ اِنۡ کُتِبَ

کُتِبَ	اِنۡ	عَسَیۡتُمۡ	ہَلۡ	قَالَ
لکھا جائے، فرض کیا جائے	اگر	تم قریب ہو (ایسا تو نہ ہوگا کہ)	کیا	(اس نبی نے) کہا، فرمایا

اس نبی نے فرمایا: کیا ایسا تو نہیں ہوگا کہ اگر تم پر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل پر جہاد کی فرضیت اور قوم کا طرزِ عمل

وقف لازم

(1)...... جہاد کا حکم دینے کے بعد اب جہاد کی ہمت و حوصلہ پیدا کرنے والا ایک واقعہ بہت سی دلچسپ تفصیلات کے ساتھ بیان کیا جارہا ہے۔

عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَآ

عَلَيْكُمُ	الْقِتَالُ	اَلَّا تُقَاتِلُوْا	قَالُوْا	وَ	مَا	لَنَآ
تمہارے اوپر	لڑنا (جہاد)	یہ کہ تم نہ لڑو	انہوں نے کہا	اور	کیا (سبب ہوگا)	ہمارے لئے

جہاد فرض کیا جائے تو پھر تم جہاد نہ کرو؟ انہوں نے کہا: ہمیں کیا ہوا کہ ہم

اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا

اَلَّا نُقَاتِلَ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	قَدْ	اُخْرِجْنَا
کہ ہم نہ لڑیں	میں	اللہ کی راہ	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک	ہمیں نکال دیا گیا ہے

اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہمیں

مِنْ دِيَارِنَا وَ اَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ

مِنْ	دِيَارِنَا	وَ	اَبْنَآئِنَا [1]	فَلَمَّا	كُتِبَ
سے	ہمارے گھروں، وطن	اور	ہماری اولاد (سے)	پھر جب	لکھا گیا، فرض کیا گیا

ہمارے وطن اور ہماری اولاد سے نکال دیا گیا ہے تو پھر جب ان پر

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ

عَلَيْهِمُ	الْقِتَالُ	تَوَلَّوْا	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّنْهُمْ
ان پر	لڑنا	(تو) انہوں نے منہ پھیر لیا	مگر	تھوڑے	ان میں سے

جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ (بقیہ) نے منہ پھیر لیا

وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَ قَالَ لَهُمْ

وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌۢ	بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾	وَ	قَالَ	لَهُمْ
اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	ظالموں کو	اور	کہا	ان سے

اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ اور ان سے

طالوت کو بنی اسرائیل کا بادشاہ بنائے جانے کا واقعہ

[1] ...... اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب قوم کی اعتقادی اور عملی حالت خراب ہو جاتی ہے تو ان پر ظالم و جابر قوموں کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔ اس آیت کو سامنے رکھ کر پوری دنیا کے مسلم ممالک کی اعتقادی و عملی حالت کو دیکھا جائے تو اوپر کا نقشہ بڑا واضح طور پر نظر آئے گا۔ قرآن کے اس طرح کے واقعات بیان کرنے کا مقصد صرف تاریخی واقعات بتانا نہیں بلکہ عبرت و نصیحت حاصل کرنے کی طرف لانا ہے۔

نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ

طَالُوْتَ	لَكُمْ	بَعَثَ[1]	قَدْ	اللّٰهَ	اِنَّ	نَبِيُّهُمْ
طالوت (کو)	تمہارے لئے	بھیجا ہے (اللہ نے)	تحقیق، بیشک	اللہ	بیشک	ان کے نبی (نے)

ان کے نبی نے فرمایا: بیشک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر

مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا

عَلَيْنَا	الْمُلْكُ	لَهُ	يَكُوْنُ	اَنّٰى	قَالُوْۤا	مَلِكًا
ہمارے اوپر	بادشاہی	اس کے لئے	ہوگی	کیسے	انہوں نے کہا	بادشاہ (بناکر)

کیا ہے۔ وہ کہنے لگے: اسے ہمارے اوپر کہاں سے بادشاہی حاصل ہوگئی

وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ لَمْ يُؤْتَ

لَمْ يُؤْتَ	وَ	مِنْهُ	بِالْمُلْكِ	اَحَقُّ	نَحْنُ	وَ
اسے نہیں دی گئی	اور	اس سے	بادشاہی کے	زیادہ مستحق ہیں	ہم	اور (حالانکہ)

حالانکہ ہم اس سے زیادہ سلطنت کے مستحق ہیں اور اسے

سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ

اصْطَفٰىهُ	اللّٰهَ	اِنَّ	قَالَ	الْمَالِ	مِّنَ	سَعَةً
چن لیا ہے اسے	اللہ (نے)	بیشک	(نبی نے) فرمایا	مال	سے	وسعت

مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی۔ اس نبی نے فرمایا: اسے اللہ نے تم پر چن لیا

عَلَيْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ؕ وَ

وَ	الْجِسْمِ	وَ	الْعِلْمِ	فِي	بَسْطَةً	زَادَهٗ	وَ	عَلَيْكُمْ
اور	جسم	اور	علم	میں	کشادگی	زیادہ دی ہے اسے	اور	تمہارے اوپر

ہے اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ہے اور

1 ...... لفظ "بَعَثَ" کا لغوی معنی ہے کسی چیز کو کھڑا کرنا جبکہ مختلف قرائن کے اعتبار سے اس کے معنی بدلتے رہتے ہیں، یہاں یہ لفظ بھیجنے اور مقرر کرنے کے معنی میں ہے۔

اللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

اللّٰهُ	يُؤْتِيْ	مُلْكَهٗ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	وَاسِعٌ
اللہ	دیتا ہے	اپنا ملک	جسے	وہ چاہے	اور	اللہ	وسعت والا

اللہ جس کو چاہے اپنا ملک دے اور اللہ وسعت والا،

عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ

عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾	وَ	قَالَ	لَهُمْ	نَبِيُّهُمْ	اِنَّ	اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ
علم والا	اور	کہا	ان سے	ان کے نبی (نے)	بیشک	اس کی بادشاہی کی نشانی

علم والا ہے ○ اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا: اس کی بادشاہی کی نشانی

اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ

اَنْ	يَّاْتِيَكُمُ	التَّابُوْتُ	فِيْهِ	سَكِيْنَةٌ
(یہ ہے) کہ	آجائے گا تمہارے پاس	تابوت	اس میں	چین وسکون (ہے دلوں کا)

یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ

مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَ	بَقِيَّةٌ	مِّمَّا	تَرَكَ [1]
کی طرف سے	تمہارے رب	اور	بقیہ، چھوڑی ہوئی چیز (ہے)	(اس) سے جو	چھوڑا

دلوں کا چین ہے اور معزز موسیٰ اور معزز ہارون کی چھوڑی ہوئی چیزوں کا

اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۭ اِنَّ

اٰلُ مُوْسٰى	وَ	اٰلُ هٰرُوْنَ [2]	تَحْمِلُهُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	اِنَّ
آلِ موسیٰ (معزز موسیٰ)	اور	آلِ ہارون (معزز ہارون)	اٹھائے ہوں گے اسے	فرشتے	بیشک

بقیہ ہے، فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ بیشک

[1]..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے نسبت رکھنے والی ہر چیز بابرکت ہوتی ہے جیسے تابوت میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نعلین شریفین یعنی پاؤں میں پہننے کے جوڑے بھی برکت کا ذریعہ تھے۔ [2]..... بعض علما نے فرمایا کہ تابوت میں حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے امتی علما کے تبرکات تھے، لہٰذا "آل" سے مراد وہی علما ہیں جبکہ بعض نے فرمایا کہ تابوت میں حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اپنے تبرکات تھے اور "آل" بطورِ تعظیم کے انہی کے لئے استعمال ہوا ہے۔

۳۲ ع ۱۲

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع

فِیْ	ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۴۸﴾
میں	اس	ضرور بڑی نشانی (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم ہو	ایمان والے

اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

سفرِ جہاد کے دوران طالوت کے لشکریوں کی ایک نہر کے پانی سے آزمائش

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

فَلَمَّا	فَصَلَ	طَالُوْتُ	بِالْجُنُوْدِ	قَالَ	اِنَّ	اللّٰهَ
پھر جب	جدا ہوا	طالوت	لشکروں کے ساتھ	اس نے کہا	بیشک	اللہ

پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا تو اس نے کہا: بیشک اللہ

مُبْتَلِیْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَیْسَ

مُبْتَلِیْكُمْ (1)	بِنَهَرٍ	فَمَنْ	شَرِبَ	مِنْهُ	فَلَیْسَ
آزمانے والا ہے تمہیں	ایک نہر کے ذریعے	تو جو	پئے گا (پانی)	اس سے	تو وہ نہیں

تمہیں ایک نہر کے ذریعے آزمانے والا ہے تو جو اس نہر سے پانی پئے گا وہ

مِنِّیْ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۤ اِلَّا

مِنِّیْ	وَ	مَنْ	لَّمْ یَطْعَمْهُ	فَاِنَّهٗ	مِنِّیْۤ	اِلَّا
مجھ سے	اور	جو	نہ چکھے گا (نہ پئے گا) اس سے	تو بیشک وہ	مجھ سے (ہے)	مگر

میرا نہیں ہے اور جو نہ پئے گا وہ میرا ہے سوائے

مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِیَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ

مَنِ	اغْتَرَفَ	غُرْفَةً	بِیَدِهٖ	فَشَرِبُوْا	مِنْهُ
جو	چلو بھر لے	ایک چلو	اپنے ہاتھ سے	تو انہوں نے پی لیا	اس (نہر) سے

اس کے جو ایک چلو اپنے ہاتھ سے بھر لے تو ان میں سے تھوڑے

(1)...اس واقعے سے یہ حکمت بھی معلوم ہوئی کہ جہاد سے پہلے آزمائش کر لینا بہتر ہے۔ عین وقت پر کوئی بزدلی دکھائے تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ حالتِ امن میں فوج کی تربیت اور محنت و مشقت اسی مقصد کے لئے ہوتی ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی بڑے امتحان سے پہلے چھوٹے امتحان سے گزر لینا چاہئے کہ اس سے دل میں قوت پیدا ہوتی ہے۔

اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَ

وَ	هُوَ	جَاوَزَهٗ	فَلَمَّا	مِّنْهُمْ	قَلِيْلًا	اِلَّا
اور	وہ (طالوت)	پار گزر گئے اس (نہر) سے	پھر جب	ان میں سے	تھوڑے (لوگ)	مگر

سے لوگوں کے علاوہ سب نے اس نہر سے پانی پی لیا پھر جب طالوت اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا

لَنَا	طَاقَةَ	لَا	قَالُوْا	مَعَهٗ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ
ہمارے لئے	طاقت	نہیں	(تو) انہوں نے کہا	اس کے ساتھ	ایمان لائے	وہ لوگ جو

اس کے ساتھ والے مسلمان نہر سے پار ہو گئے تو انہوں نے کہا: ہم میں

الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	قَالَ	جُنُوْدِهٖ	وَ	بِجَالُوْتَ	الْيَوْمَ
ان لوگوں نے جو	کہا	اس کے لشکروں (کے ساتھ مقابلے کی)	اور	جالوت کے ساتھ	آج

آج جالوت اور اس کے لشکروں کے ساتھ مقابلے کی طاقت نہیں ہے۔ (لیکن) جو

يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ

فِئَةٍ	مِّنْ	كَمْ	مُّلٰقُوا اللّٰهِ	اَنَّهُمْ	يَظُنُّوْنَ
گروہ، جماعت	سے	کتنے، بہت سے	اللہ سے ملنے والے (ہیں)	کہ وہ	یقین رکھتے تھے

اللہ سے ملنے کا یقین رکھتے تھے انہوں نے کہا: بہت دفعہ چھوٹی

قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	كَثِيْرَةً	فِئَةً	غَلَبَتْ[1]	قَلِيْلَةٍ
اللہ	اور	اللہ کے حکم سے	کثیر، بڑی (پر)	گروہ، جماعت	غالب آئی	قلیل، چھوٹی

جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آئی ہے اور اللہ

(1)...... اخلاص، جذبہ اور ہمت اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں اور اسلامی تاریخ میں چھوٹے گروہ کے بڑے گروہ پر غالب آنے کی بہت سی مثالیں موجود ہیں، جیسے غزوۂ بدر میں 313 کی قلیل تعداد میں مسلمان 1000 کے قریب کفار کے بڑے گروہ پر غالب آئے، جنگ یرموک میں 50000 کے قریب مسلمانوں کا لشکر کفار کے دس لاکھ کے بڑے لشکر پر غالب آیا۔

جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلے کے وقت صبر، ثابت قدمی اور مدد کی دعا

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ

مَعَ	الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾	وَ	لَمَّا	بَرَزُوْا	لِجَالُوْتَ
ساتھ (ہے)	صبر کرنے والوں (کے)	اور	جب	وہ سامنے آئے	جالوت کے

صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ پھر جب وہ جالوت

وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ

وَ	جُنُوْدِهٖ	قَالُوْا	رَبَّنَآ	اَفْرِغْ
اور	اس کے لشکروں (کے)	انہوں نے عرض کی	اے ہمارے رب	ڈال دے، انڈیل دے

اور اس کے لشکروں کے سامنے آئے تو انہوں نے عرض کی: اے ہمارے رب!

عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

عَلَيْنَا	صَبْرًا	وَّ	ثَبِّتْ	اَقْدَامَنَا	وَ	انْصُرْنَا [1]
ہمارے اوپر	صبر	اور	ثابت رکھ، جمائے رکھ	ہمارے قدم	اور	مدد فرما ہماری

ہم پر صبر ڈال دے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور کافر

جالوت اور اس کے لشکر کی شکست، جالوت کا قتل اور حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو بادشاہی، حکمت اور علم عطا ہونا

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْهُمْ

عَلَى	الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾	فَهَزَمُوْهُمْ
پر (کے مقابلے میں)	قوم	کافروں (کی)	تو انہوں نے شکست دی، بھگا دیا ان (دشمنوں) کو

قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما ○ تو انہوں نے اللہ کے حکم سے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ۫ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ

بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	قَتَلَ	دَاوٗدُ	جَالُوْتَ	وَ	اٰتٰىهُ
اللہ کے حکم سے	اور	قتل کر دیا	داؤد (نے)	جالوت (کو)	اور	عطا فرمائی اسے

دشمنوں کو بھگا دیا اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے

[1] ...اس سے معلوم ہوا کہ دشمن سے جنگ کے دوران صرف ظاہری اسباب پر ہی بھروسہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صبر، ثابت قدمی اور دشمنوں کے خلاف مدد کی دعا بھی کرنی چاہئے تاکہ ظاہری اسباب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شامل حال ہو۔

اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهٗ مِمَّا یَشَآءُ ؕ

یَشَآءُ	مِمَّا	عَلَّمَهٗ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	الْمُلْكَ	اللّٰهُ
وہ چاہتا ہے	(اس) سے جو	سکھایا اسے	اور	حکمت	اور	بادشاہی	اللہ (نے)

اسے سلطنت اور حکمت عطا فرمائی اور اسے جو چاہا سکھا دیا

وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ

بِبَعْضٍ	بَعْضَهُمْ	دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ	لَا	لَوْ	وَ
بعض کے ذریعے	ان کے بعض (کو)	اللہ کا لوگوں کو دفع، دور کرنا	نہ (ہو)	اگر	اور

اور اگر اللہ لوگوں میں ایک کے ذریعے دوسرے کو دفع نہ کرے

جہاد کی ایک حکمت: زمین فساد سے محفوظ رہے

لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ

ذُوْ فَضْلٍ	اللّٰهَ	لٰكِنَّ	وَ	الْاَرْضُ	لَّفَسَدَتِ [1]
فضل کرنے والا	اللہ	لیکن	اور	زمین	(تو) ضرور بگڑ جائے، تباہ ہو جائے

تو ضرور زمین تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا

نَتْلُوْهَا	اٰیٰتُ اللّٰهِ	تِلْكَ	الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۵۱﴾	عَلَى
ہم پڑھتے ہیں انہیں	اللہ کی آیتیں (ہیں)	یہ	تمام جہانوں	پر

کرنے والا ہے ○ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو اے حبیب! ہم آپ کے سامنے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی دلیل

عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۵۲﴾

الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۵۲﴾	لَمِنَ	اِنَّكَ	وَ	بِالْحَقِّ	عَلَیْكَ
رسولوں	ضرور سے	بیشک تم (ہو)	اور	حق کے ساتھ	تم پر

حق کے ساتھ پڑھتے ہیں اور بیشک تم رسولوں میں سے ہو ○

[1] ... یہاں جہاد کی حکمت کا بیان ہے کہ جہاد میں ہزاروں مصلحتیں ہیں، اگر گھاس نہ کاٹی جائے تو کھیت برباد ہو جائے، اگر آپریشن کے ذریعے فاسد مواد نہ نکالا جائے تو بدن بگڑ جائے، اگر چور ڈاکو نہ پکڑے جائیں تو امن برباد ہو جائے۔ ایسے ہی جہاد کے ذریعے مغروروں، باغیوں اور سرکشوں کو دبایا نہ جائے تو اچھے لوگ جی نہ سکیں۔

عنوانات

معرفۃ القرآن کی ایک اہم خصوصیت

قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جا سکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

ISBN 978-969-631-521-6

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net